

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش گفتار

سلسلہ قادریہ کے امام، سلوک طریقت کے غوث الاعظم شاہ میراں،
سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز (۲۴۱ھ - ۵۶۱ھ) نے تصوف،
عرفان و فقہ اسلام پر جو کتب تصنیف فرمائیں نہایت اعلیٰ و ارفع ہیں ان
تصانیف میں الہامی واردات و خطابات ربانی پر مشتمل مجموعے بھی ہیں جن کا بیان
انہیں کے لیے ہی مخصوص ہوا، اور ان کی وساطت سے فیض عام کے طور پر ظاہر
ہوا۔ ان الہامات و خطابات ربانی پر مشتمل چند رسالے مشہور ہیں۔

اول، فتوح الغیب دوم، فتح ربانی سوم، فیض سبحانی

چہدم، رسالہ غوث الاعظم یا رسالہ غوثیہ

رسالہ غوث الاعظم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے کم و بیش چھاسٹھ (۳۶)
خطابات بہ سید عبدالقادر جیلانی سے براہ راست صادر ہونے پر محیط ہے۔ بلکہ یہ
تمام خطابات اللہ جل شانہ اور ان کے مقبول بندے سید عبدالقادر جیلانی کے درمیان
راز و نیاز سے معمور مکالمات ہیں جن سے نہایت لطیف عارفانہ اسرار سے
حجابات اٹھتے ہیں۔ ایسے الہامات و خطابات ربانی جس انسان پر وارد ہو سکتے

تھے وہ محبوب سبحانی ہونے کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا۔ ایسے اسرار کائنات کا انکشاف
اسی پر ہو سکتا تھا جو غوثِ اشقین ہو۔

رسالہ غوثِ الاعظم دراصل قرآنی فرمان و اطلاع، رویتِ حقیقی، پر توجہ
ہے جو خود حقیقی جہانِ انوار کے خطابات و فرمودات سے ملوے ہے۔ تصوفِ نفس
انسانی اور عرفانِ رب تعالیٰ کی تعلیم دیتا ہے جس کا مآخذ قرآن حکیم ہے:

سَتَذَكِّرُهُمْ ءَايَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ (۵۳: ۴۱)

ہم انکو اپنی نشانیاں آفاق میں اور انہی کے نفسوں میں دکھاتے ہیں۔

مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعمَىٰ

وَأَضَلُّ سَبِيلًا (۱۴-۱۵)

جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے اور
راستہ بھٹکا ہوا ہے۔

فَأَيُّكُمْ أَتَوَلَّوْا وَّجْهَ اللَّهِ (۱۵: ۲)

تم جس طرف بھی پلٹ جاؤ وہاں اللہ کی ذات ہے۔

أَلَا إِنَّهُمْ فِي مَرِيضَةٍ مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ (۵۳: ۴۱)

خبردار رہو یقیناً وہ اپنے رب کی ملاقات میں شبہ رکھتے ہیں۔

وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (۲۱: ۵۱)

اور خود تم میں تو کیا تمہیں سوچتا نہیں۔

قرآن حکیم میں وارد ایسے ہی انکشافات و فرمودات کے ضمن میں بیسیوں
احادیثِ قدسی و احادیثِ نبوی بھی موجود ہیں۔ اولیائے کرام نے حقیقتِ نفس

عرفانِ رب تعالیٰ کے لیے انہیں مآخذ پر ہمیشہ بحث کی اور خلقِ خدا کو یگانگت
عشق و محبت کی تعلیم دی۔

سید عبدالقادر جیلانی غوثِ الاعظم نے رسالہ مذکور میں اپنے مکالمات اور
خطابات ربانی جہانِ انوار میں انسان اور حقیقی قرب کا حقیقی انظار کیا
ہے۔ اسی ضمن میں عشق، فقر و رویت و وصال سے متعلق اشارات ہیں۔

ان فرمودات و خطابات کو ان کے بعد سے آنے والے صوفیائے کرام اپنے کلام و

تصانیف میں تکرار کرتے چلے آئے ہیں۔ رسالہ غوثِ الاعظم پر کئی شرحیں لکھی

گئی ہیں جن میں زیادہ معروف شرح حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی گیسو دار (۲۱: ۵۱)

۸۲۵ء کی ہے جو کہ جواہر العشق کے نام سے موسوم ہے۔ اس شرح کا اردو

ترجمہ پروفیسر مولوی احمد حسین خان نے گلبرگہ دکن سے ۱۳۴۲ء میں کیا جو کافی

مقبول ہوا ہے۔ خواجہ گیسو دار کی شرح وحدت الوجود کی حقیقتوں میں ڈوب

جاتی ہے جس کے لیے قاری کا علم تصوف پر مکمل عبور حاصل کرنا ضروری نظر آتا

ہے۔ تاہم سلوک و عرفان کے متلاشی اس ترجمہ سے کافی استفادہ کر سکتے ہیں

اور محفوظ ہو سکتے ہیں۔ یہ امر بدیہی ہے کہ رسالہ غوثِ الاعظم جیسے مکالمات و

خطابات کا ترجمہ یا شرح کرنے والا کوئی عارفِ ربانی ہی ہو سکتا ہے ہر کہ و

مر کا احاطہ کار نہیں ہے۔ بقول حضرت سلطان الفقیر سلطان بانہو قدس سرہ

عارفِ دی گل عارفِ جانے کیا جانے نفسانی ہو (ایاتِ ہریت)

(اے طالب) عارف (اہل اللہ) کی بات عارف (اہل اللہ) ہی سمجھ سکتا ہے (کلامِ عارف)

کو، اہل نفس کیا سمجھیں۔

یہ محض اتفاق کی بات نہیں بلکہ مشیتِ ایزدی ہی ہے کہ حضرت خواجہ گیسو دراز کی شرح رسالہ غوث الاعظم کے بعد دنیائے فقر کے سلطان حضرت سلطان العارفين سلطان باہو (۱۰۳۸ھ-۱۱۰۲ھ) کے خاندانہ کے سلطان العصر عارف حق حضرت غلام دستگیر قادری فرخ کشمیر شریف (۱۴۰۶ھ) نے اپنی زندگی میں وصال سے چار سال قبل ہی رسالہ مذکورہ کا نہ صرف اردو میں خود ترجمہ فرمایا بلکہ اس کا اصل متن بغداد شریف عراق سے مکتبہ قادریہ بغداد کے مدیر کی اجازت کے بعد حاصل کر کے ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء کو ساتھ لائے۔ زیر نظر رسالہ اسی اصل متن پر مشتمل ہے۔ حضرت صاحب موصوف کے ترجمہ کا وصف یہ ہے کہ نہایت سہل ہونے کے ساتھ با معنی اور مربوط ہے۔ ایک عالم قاری اور عالم ہر دو اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

حضرت غلام دستگیر قادری کی خواہش تھی کہ یہ رسالہ بعد اصل متن اور ان کے با معنی اردو ترجمہ کے شائع ہو جائے۔ اس کی طباعت و اشاعت کی سعادت حضرت صاحب کے فرزند سلطان محمد نواز ارشد کو حاصل ہوئی جو مبارک کے مستحق ہیں۔

سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی پر وارد اس ارشاد ربانی کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ،

العالم هو الحق المتجلي فلا يكون مع الله غير الله • عالم كل نفس به بسيرة كل من غير الله من غير الله
(ہر نفس کا عالم سلطان الطاف علی نبیا ہا سطر۔ کریم • ۱۱ جلدی نول ۱۴۰۶ھ / ۲۶ دسمبر ۱۹۸۸ء)

چھوٹا منہ
بڑی بات
سلطان ارشد قادری

دستگیر دو جہاں

ایسی ہستی نامدار جس کا شہرہ علاقائی سرحدوں ہی کیا، ہماری زمین کی آخری حدوں سے بھی باہر تمام کائنات میں پھیلا ہوا ہے۔ جو خود فرمائے طَبَوْتُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دَقْتُ (میرے نام کے ڈٹکے آسمان اور زمین میں بچ رہے ہیں) اور جن کو اللہ تعالیٰ اپنے تمام کائنات رانی کے ایک دانے کے برابر دکھائی دے، یقیناً ایسی عظیم المرتبت اور شہرہ آفاق تہتی محتاج تعارف نہیں۔ لیکن بندہ ”چھوٹا منہ بڑی بات“ کے مصداق کائنات کے انگلی شہیدوں میں نام کرنا چاہتا ہے۔ اور غالباً ہی وسیلہ نجات بن جائے ورنہ یہ احقر، کہترا، کمتر تو بے علمی اور بے عملی میں یکتائے عصر ہے۔

اسم گرامی القاب
سلطان الفقر، سید الکونین، سلطان الماویا
دستگیر دو جہاں، نور مطلق، مشہور وسی الحق
محبوب جہاں، قطبِ بانی، شہباز لامکانی، سیدنا مولانا ابو محمد عبدالقادر جیلانی
رضوان اللہ علیہ آسمانوں پر ”بازا شہب“ اور زمین پر ”محمی الدین“ کے لقب مشہور ہیں۔ خاتم کائنات جل جلالہ نے انھیں ”غوث الاعظم“ کے خطاب سے لقب فرمایا

ہے۔ اپنی فارسی شاعری میں "مختی" تخلص فرماتے ہیں۔

اپنی روح مبارک کی تخلیق
سلطان العارفين حضرت باہودن اللہ سے
اپنی ایک اہم تصنیف لطیف "رسالہ

رومی" میں فرماتے ہیں۔

"جب نور احمدی نے وحدت کے آراستہ گوشہ خلوت سے منظر
کثرت پر (ظہور کا) ارادہ فرمایا تو اُس نے گرم بازاری کی لطافت
سے اپنے حُسن کی جلوہ افروزی کی۔ دونوں جہان شمع جمال پر پروانہ دار
جلنے لگے۔ اور اس نے سیم احمد کا نقاب اوڑھ کر صوت احمد ﷺ
اختیار کی اور جذبات و ارادت کی کثرت سے سات بار اپنے آپ
پر جنبش کی اور اس سے سات ارواح فقرا، باصفا، فنا فی اللہ
بقابا لہ، تصور ذات میں محو، تمام مغز بے پوست جو آدم علیہم السلام کی
پیدائش سے لیکر ہزار سال پہلے بحر جمال، میں غرق تھیں، مرآۃ یقین
کے شجر پر ظاہر ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذات حق
کے سوا کسی چیز کو نہ دیکھا اور اللہ کے سوا کسی کچھ نہ سنا۔ وہ حیم
کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کوئی زوال نہیں
ان کا قدم تمام اولیاء و غوث و قطب کے سروں پر ہے۔ اور جس
ایک تجلی سے موسیٰ علیہ السلام سرایمہ ہو گئے اور طور چھٹ گیا، ہر
لمحہ اور ہر پل میں جذبات انوار ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار
ان (فقرا) پر وارد ہوئیں (مگر) انہوں نے دم نہ مارا اور آہ نہ کی

اور کل من قمنید (کیا کچھ مزید ہے؟) کہتے رہے۔ وہ فقر
کے بادشاہ اور دونوں جہان کے سردار ہیں۔ ایک روح حن تو بن
قیامت رحمت اللہ علیہا ایک روح خواجہ حن بصری رحمت اللہ علیہا ایک روح ہمارے
شیخ حقیقتہ الحق، نور مطلق، مشہور علی الحق حضرت محبوب سبحانی رحمت اللہ علیہ
ہیں اور ایک روح حضرت پیر دستگیر رحمت اللہ علیہ کے فرزند، سلطان انوار
ستر السرید، حضرت پیر عبد الرزاق رحمت اللہ علیہ ہیں اور ایک روح ہاہوت
کی آنکھ کا چشمہ ذات یاہو کے بھیدوں کا بھید فقیر باہودن اللہ ہے
اور دیگر اولیاء کی دو روہیں (بھی ہیں) جن کی برکت کے طفیل دونوں
جہان برقرار ہیں۔"

اس طویل اقتباس کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ حضور غوث الاعظم
کی تخلیق بنی نوع انسان کے دادا حضرت آدم علیہم السلام سے ستر ہزار سال پہلے
حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے ہوئی۔ اور یہ بھی کہ ان کا مرتبہ
کتنا رفیع و اعلیٰ ہے۔ اور یہ بھی کہ دیگر سلطان الفقر حضرات کا محقر تعارف ہو جائے۔
ستینا غوث الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۰۰ھ

دنیا میں جلوہ افروزی

اور آپ کے ظہور پر نور کے لیے ایران کے ایک باسعادت قصبہ "جیلان" کو
شرف بخشا گیا۔ کسی صاحب دل بزرگ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سن ولادت اور
سن وصال کے بارے میں کیا خوب کہا ہے۔ "جاء فی عشیق و توفی فی
کمال" (یعنی سن ۴۰ھ) میں تشریف لائے اور کمال (۵۶۱ھ) میں واصل بحق ہوئے)

اس لحاظ سے آپ نے ۹۱ برس اس دار فانی میں ظاہراً موجود رہ کر کائنات کو فیض یاب فرمایا۔

والدین کریمین آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا ابوالصلح موسیٰ جلی رحمة اللہ علیہ حنی سید اور والدہ ماجدہ ام الخیر سیدہ فاطمہ رحمة اللہ علیہا "حنینی" ہیں گویا آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔

قبل از ولادت پیش گوئیائیں آپ کی ولادت باسعادت سے بہت پہلے اولیاء کبار جن میں سید الطائفہ حضرت

جنید بغدادی رحمة اللہ علیہ بھی شامل ہیں نے آپ کی تشریف آوری اور سلطان الاولیاء ہونے کی پیش گوئی کی۔ جبکہ خود حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کے والد ماجد کو اپنی زیارت کا شرف بخشا اور آپ کی آمد کی بشارت فرمائی۔

تحصیل علم و عرفان حضور غوث الاعظم جنس اللہ عنہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت گیلان میں حاصل کی اور بعد ازاں بغداد

عراق تشریف لے گئے جہاں "مدیرہ نظامیہ" ہو کہ عالم اسلام کی معروف و ممتاز درس گاہ تھی اس وقت کے قابل ترین اساتذہ سے چند سالوں میں تمام مروجہ علوم و فنون میں دسترس حاصل کر لی۔ پھر ساہا سال عراق کے ویرانوں میں ریاضتوں اور مجاہدوں میں مصروف رہے۔

درس و تدریس پھر بغداد شریف کو مستقل تلامیہ کا شرف بخشا اور ۵۲۱ھ تک علوم دینیہ کے درس و تدریس سے ہزار ہائوں جنوں اور دیگر غیر مرنی مخلوقات کو مستفید اور مستفیض کیا۔

خرقہ خلافت تحصیل و تکمیل علوم اور مجاہدات و ریاضت سے فارغ ہو کر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغداد شریف واپس

تشریف لائے تو آپ کو حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمة اللہ علیہ نے اس خرقہ خلافت سے نوازا جو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا اور انہوں نے سلطان الفقر دوم حضرت خواجہ حسن بصری رحمة اللہ علیہ کو اور ان سے دست بدست حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا تھا۔ پھر آپ نے بھی حضرت شیخ ابوسعید رحمة اللہ علیہ کو خرقہ عطا فرمایا۔

شجرہ طریقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ طریقت شیر خدا، باب العلم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے گیارہ واسطوں اور حضور ختمی المرتبت باعث تخلیق کائنات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ واسطوں سے جا ملتا ہے۔

قدم برگردن اولیاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم در سیرت میں جمال رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو تھے۔ ایک روز اپنے بہان

خانہ واقع محلہ حلبہ میں دوران و عطا آپ کو کشف کے طور پر حکم الہی ہوا۔ اور اس کے تحت آپ نے ارشاد فرمایا "قَدَرِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وِلِيِّ اللَّهِ" یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ اس وقت بیسیوں بلند پایہ مشائخ عظام آپ کی محفل میں حاضر تھے۔ جن میں سب سے پہلے یہ فرمان سُنکر حضرت شیخ علی بن ابیہتی رحمة اللہ علیہ نے آپ کے قدم مبارک کو اپنی گردن پر رکھنے کی سعادت حاصل کی اور پھر مجلس میں موجود تمام اولیاء نے اپنی گردنیں جھکا

دیں اور یہی فرمان کائنات میں موجود تمام اولیائے اولین و آخرین نے سنا اور اپنی گردنیں جھکاتے ہوئے کہا نَعُوْ بِاَسْمَائِكَ وَرِعْنُ قَوْلِكَ لَعَلَّ شَيْخِ اس کا اثر سراسر آنکھوں پر۔

آپ ﷺ کی روحانی مجالس
ہزار ہا انسانوں کے علاوہ جلال الغیب

اور جن میں حاضری دیتے اور آپ سے فیض یاب ہوتے۔ بلکہ آپ کی مجالس پاک میں بعض انبیاء کرام، صحابہ کرام حتیٰ کہ خود حضرت امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ کی تشریف آوری کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

آپ ﷺ کی ولادت سے قبل عالم اسلام کی حالت
آپ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل

عالم اسلام انتشار و خلفند کا شکار تھا۔ بہت سی اسلامی حکومتیں ٹوٹ چکی تھیں معتزلہ، باطنیہ اور ارفضی تحریکوں اور مجھی فلسفیوں نے مسلمانوں کو ذہنی انتشار میں مبتلا کر رکھا تھا اور مسلمان فلسفہ و منطق کے بے معنی مباحثوں میں الجھ کر شیعہ، سنی، جنبلی اور اشعری وغیرہ کے مناظرات میں پھنسے رہتے تھے۔

کاروائے نمایاں: حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے مشرکوں، ملحدوں اور کافروں کو توحید الہی سے آتش ناکیا۔ بدعتوں کا خاتمہ فرما کر لوگوں کو

شریعت کا تابع اور سنت محمدی ﷺ کا پیروکار بنا دیا۔ دلوں کو کفر و شرک منافرت و منافقت، جھوٹ و شہوت، ہوس طلب دنیا و خواہش عقبی وغیرہ جیسی غلاظتوں سے پاک و صاف فرما کر ان میں عشق الہی پلٹنا اور حب مصطفائی

ﷺ کی وہ شمعیں فروزاں فرمائیں، جن کی درخشندگی پر وقت کی گرد آثر انداز نہ ہو سکی۔ نہ ہو سکی۔ اور نا قیام قیامت آپ کی ذات ستودہ صناعات طلبان حق کے لیے مینارہ نور رہے گی اور آپ کی نورانی تعلیمات ایک منور صراط مستقیم کا کام دیتی رہیں گی۔ آپ کی اولاد اظہار اور فیض یافتہ خلفاء رشد و ہدایت سے عشق و معرفت اور ذکر و فکر کی قندیلیں روشن کرتے رہیں گے اور مخلوق کو خالق جل جلالہ کے حضور حاضری کے طریقے بتاتے اور منزل تک پہنچاتے رہیں گے

سلطان الاولیاء:
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء
چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

تمام سلاسل فقر نے آپ سے اکتساب فیض کیا اور آپ کو اپنا روحانی شہنشاہ تسلیم کیا۔ اس سلسلہ میں تصوف کے تین بڑے اور معروف سلسلوں کے بانی اور شیخ الطریقہ جن میں چشتی سلسلہ کے سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ہمدردی سلسلہ کے حضرت خواجہ شہاب الدین ہمدردی اور نقشبندیہ سلسلہ کے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہما اور ہزار با دیگر اکابر اولیاء کرام کا براہ راست آپ کی ذلت منبع صفات سے فیض یاب ہونا بہت سی مستند کتابوں میں ثابت ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک حضور سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ سے منظوری نہ ہو کوئی ولی نہیں بن سکتا۔

سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ کی تعریف اور مناقب میں تمام اولیائے کرام رطب اللسان رہے ہیں۔ جن میں اولین و آخرین اکثر اولیاء اللہ شامل ہیں۔ اولین میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ، حضرت جنید بغدادی، حضرت شیخ منصور بلخعی، حضرت

خلیل بنی، حضرت شیخ عقیل نجفی رحمۃ اللہ علیہما آپ کے ہم عصر اولیاء میں حضرت سید ابوسعید مخزومی، شیخ عمر بن حصین ابن خلیل طیبی، شیخ یحییٰ بن نجاح، شیخ علی بن ابیہتی، شیخ صدقہ، شیخ ابوالحسن سعد الخیر اندلسی، شیخ ابو محمد عقیف بن مبارک جلی، شیخ عقیل، شیخ ابوسلیمان داؤد، شیخ ابوالحسن بغدادی، شیخ ابوسعید قیلوی، شیخ بقا بن بطو، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت خواجہ شہاب الدین بہروردی، شیخ عثمان قرشی، شیخ مکارم الاکبر، شیخ مطر جاگیر، شیخ یحییٰ مرتعش وغیرہ رحمۃ اللہ علیہما اور نوخیزین میں سلطان الفکر حضرت سلطان باہو، حضرت نور الدین شطنونی، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکلی، حضرت علی احمد صابر کیری، حضرت بہا الدین ذکریا طمانی، حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز، حضرت شاہ ابوالعالی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مولانا جامی، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی، حضرت شیخ نور اللہ سورتی، حضرت وارث شاہ، حضرت میان محمد بخش، حضرت حافظ برکت علی قادری، اور حضرت سلطان العصر غلام دستگیر قادری رحمۃ اللہ علیہما کے اسمائے گرامی زیادہ خصوصیت کے حامل ہیں

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا اپنا سلسلہ عالیہ

سلسلہ عالیہ قادریہ:

آپ کے اہم گرامی (سیدنا عبد القادر رضی اللہ عنہ)

سے منسوب "قادری" کہلاتا ہے۔ یوں تو یہ سلسلہ عالیہ دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے لیکن عرب ممالک، مصر، ترکستان، برصغیر پاک و ہند، شمالی جنوبی افریقہ اور برطانیہ میں بالخصوص اس کی ترویج و ترقی ہوئی۔ شمالی افریقہ میں اس سلسلہ کو جیلانیہ " یا جیلانیہ " بھی کہا جاتا ہے۔ مختلف ممالک میں اس کے فروغی سلاسل بھی موجود ہیں جو خود کو قادری سلسلے سے منسلک کرتے ہیں۔ مثلاً پاکستان میں "نوشاہیہ"

گنی میں "توبہ" وغیرہ علاوہ ازیں "کوننا" یا "شاذلیہ" بھی قادری سلسلہ کے پیروکار ہونے کے دعوے دار ہیں۔

بہر حال آپ کے سلسلہ عالیہ کو بھی تمام سلاسل تصوف و فقر پر وہی فضیلت حاصل ہے جو آپ کو تمام اولیاء کرام پر ہے۔ برصغیر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے عالی مرتبت بزرگ جنہیں سلطان الفقراور سید الکوٹن کا بلند ترین مقام بھی حاصل ہے۔ سلطان العارفین، بڑبان اولیائیں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی متعدد تصانیف میں بار بار یہ اعلان فرماتے ہیں کہ

"دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ کے ہیں اور طریقہ قادریہ بمنزلہ

آفتاب ہے۔ پس چراغ کی کیا مجال کہ آفتاب کے سامنے روشن ہو؟"

آپ "ابیات باہو" میں فرماتے ہیں

سے سن فریاد پیراں دیا پیرا، میری عرض سنیں کن دھر کے ہو

بیڑا اڑیا میرا دہج کپرانہ سے جسے چھو نہ بہندے ڈر کے ہو

شاہ جیلانی، محبوب جانی، میری خبر لیو جٹ کر کے ہو

پیر جنہاندے میراں باہو اوسھی کہ مھی لگدے تر کے ہو

ترجمہ:

۱۔ اے (سیدنا غوث اعظم) پیراں پیر (رضی اللہ عنہ)، میری فریاد (زار) سنئے

میری عرض (قلبی توجہ سے) توجہ ہو کر سماعت کیجئے۔

۲۔ (محرور عدت کے) گھمن گھیروں میں میرا بیڑا (ایسی جگہ پر) چھنس گیا ہے

جہاں (بڑے بڑے فوہان معرفت) مگر پھر بھی ڈر کر نہیں رہتے۔

۲۔ اے شاہ جیلانی اے محبوب سبحانی! رضی اللہ عنہ جلد ہی میری خبر گیری فرمائے
۳۔ اے باہو (تو نمگین نہ ہو، جن کا پیر (سیدنا غوث الاعظم) میرا لڑائی
ہو وہی تیرا کر (پارکے) کنارے جا لگتے ہیں۔

حضرت سلطان العارفين قدس سرہ رسالہ روحی میں فرماتے ہیں۔

”عارفِ کمال قادری بہر قدر تھے قادر و بہر مقام حاضر۔“ (عارفِ کمال قادری
ہر قدرت پہ قادر اور ہر مقام پہ حاضر ہے۔“)

اپنی ایک اور تصنیف ”عین الفقر“ میں یوں رقمطراز ہیں

قادری راستہ مراتب سے نشان باعیان و لامکان و جہاں نشان
ہر طریقہ خانوادہ شد غلام بامردی جاں فدائیش ہر دوام
نقشبندی را چہ قدرت دم زند از طریقہ تادری طالب شود
اہل چشتی خواجگان ہم خاکپا سہروردی از غلامان با صفا
ہر کہ از بندہ خدا امت نبی خاک بوسی می کند با قادری

حضرت سلطان العارفين قدس سرہ قادری سلسلہ کی دو قسمیں بیان کرتے

ہیں۔ ایک سروری قادری اور دوسرا زاہدی قادری۔ زاہدی طریقہ میں ریاضات و
مجاہدات کے بعد طالب کو نوازا جاتا ہے جبکہ سروری طریقہ اولیسی طریقہ ہے۔
یعنی اس میں براہ راست فیض یاب کر دیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ صحفات میں ص ۸۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”پس پوچھیے تو یہ طریقہ جیلانیہ تمام تر اولیسیہ ہی ہے اور اس
طریقہ سے امتاب رکھنے والے بزرگ بڑی رفعت اور سطوت

کے مالک ہوتے ہیں۔“

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ جن کی ولادت باسعادت ایک
قادری بزرگ حضرت شاہ کمال الدین کیتیل رحمہ اللہ علیہ کی دعا سے ہوئی۔ اپنے مکتوبات
شریف فادسی میں مکتوب نمبر ۱۲۳ میں حضرت علی المرتضیٰ شیر نداد اکرم اللہ جہد کو مقام
ولایت کا لطبا و ماوی اور منبع فیض ولایت گروانے ہیں۔ حضرت جنین کریمین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما اور چہر بارہ امامین پاک رضی اللہ عنہما کو تمام فیض ولایت ثابت کرنے کے بعد
آپ تحریر فرماتے ہیں

”یہاں تک کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس مرتبہ عالی تک
پہنچ گئے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے
درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں ہے۔ اور اب اس راستے میں جس قدر فیوض و
برکات اوپا راندہ کو پہنچتی ہیں ان کے ذریعہ پہنچتی ہیں کیونکہ فیض کا یہ مرکز ان
کے بغیر کسی کو نہیں ملا۔“

سلسلہ نقشبندیہ کے دوسرے بڑے قابل قدر بزرگ حضرت شیخ مرزا
منظہر جان جاناں رحمہ اللہ علیہ مکتوبات منظہری میں یوں اقرار کرتے ہیں۔

”حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے سلسلہ قادریہ کے خرقہ اجازت
کا تبرک حاصل کرنے کے بعد میرے باطن میں نسبت قادریہ کی برکات
کا احساس ہونے لگا اور سینہ قادری نسبت کے انوار سے پر ہو گیا

قادری نسبت میں انوار کی چمک بہت ہے۔“

خوارق عادات:

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہما کی کرامات تو بے شمار ہیں۔ آپ کی حیات طیبہ ہی سُرپایا کرامات تھی۔ جن کا ذکر اس موقع پر ممکن نہیں ہے۔

ازواج و اولاد:

حضور سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہما نے چاند نکاح فرمائے اور ان پاک بیبیوں سے آپ کے ستائیس شہزادے اور بائیس شہزادیاں تولد ہوئیں۔ آپ کے جلیل القدر شہزادگان میں سے مندرجہ ذیل نے زیادہ شہرت حاصل کی۔

سیدنا شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ جو کہ سلطان الفقراورسیہ الکوٹہ کے مقام سالی پر متمکن ہیں۔

سیدنا شیخ عبدالوہاب سیدنا شیخ عیسیٰ، سیدنا شیخ عبدالعزیز، سیدنا شیخ عبدالجلیل، سیدنا شیخ محمد، سیدنا شیخ عبداللہ، سیدنا شیخ یحییٰ، سیدنا شیخ موسیٰ، سیدنا شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہما آپ کی اولاد اجداد کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی و تلقین کے لیے برکت و وسعت بخشی اور انھیں تمام دنیا میں پھیلا دیا۔ الحمد للہ مملکت پاکستان میں بھی آپ کی اولاد پاک سے بیسیوں گھرانے خانوادے آپ کے فرمانی فیض کو تقسیم فطرنے میں جہت ن مصروف ہیں۔

تصانیف:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہما نے اولاد، خلفاء اور اپنے سلسلہ عالیہ کے علاوہ طالبان حق کی ظاہری فیض رسائی کے لیے بہت گراں قدر تصانیف بھی چھوڑی ہیں۔ علامہ صوفی محمد صدیق بیگ قادری اپنی تالیف ”مرآة غوثیہ“ (جو کہ دائرۃ القادیہ کے تعاون سے نوری بک ڈپو

امین پور بازار فیصل آباد نے شائع کی ہے) اور جو کہ آپ کی تصانیف عالیہ کے متعلق ہے۔ آپ کے مرقومات، مواظظ و خطبات، ملفوظات، مکتوبات، مکشوفات، منظومات، ادعیہ و وظائف اور تفرقات کے ضمن میں ۸۳ مختلف تصانیف کا ذکر کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو دستبروز زمانہ سے محفوظ نہیں سکیں، بعض سرکاری وغیر سرکاری کتب خانوں اور عجائب گھروں کی زینت تو بنی ہوئی ہیں لیکن انہیں فیض عام کیلئے منظر عام پر آج تک نہیں لایا گیا۔ اور بعض الحمد للہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر عوام و خواص کے لیے باعث فیض معرفت اور وجہ رحمت و راحت ہیں جن میں فتوح الغیب، غنیۃ الطالبین، سمر الاسرار و منظر الانوار فیما یتحتاج الیہ الابرار، الفتح الربانی والفیض الرحمانی، جلا الخواطر فی الباطن الظاہر، نصاب غوث الاعظم رضی اللہ عنہما، القصیدۃ الغوثیہ، دیوان محی الدین رافسی، وغیرہ شامل ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ”الرسالہ الغوثیہ“ ہے۔

”الرسالہ الغوثیہ“

یہ رسالہ مبارکہ حضرت رضی اللہ عنہما نے الہام قلبی و کشف معنوی کے طریق پر تحریر فرمایا ہے اور اس میں خالق و درجہاں جل جلالہ، اپنے محبوب و شکر دو جہاں سے گفتگو فرماتے ہیں جو کہ نہایت دلچسپ و دل پذیر اور اثر انگیز مکالمات پر مشتمل ہے۔ اس میں بہت سے اسرار الہیہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور اس میں خالق کائنات جل شانہ، اپنے محبوب بندے حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہما کو ”یا غوث الاعظم“ کے لقب سے مخاطب فرماتے

ہیں جس سے آپ کے بلند مرتبہ کا یقین پختہ ترین ہو جاتا ہے۔ ”رسالہ غوثیہ“ میں صفحہ ۴۴ تا ۴۶ ”رسالہ غوثیہ“ کے بارے میں ذریعہ ذیل تفصیلات مرقوم ہیں۔

”حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے الہامات و مکاشفات پر مبنی مشہور و معروف ”رسالہ غوثیہ“ کا ذکر ”البغدادی“ نے ”ہدیۃ العارفین“ جلد اول نمبر ۵۹۶ پر کیا ہے اور ”اردو دائرۃ المعارف الاسلامیہ“ مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور جلد ۱۲ ص ۹۳۲ پر کیا ہے۔ قاضی عبدالصمد فاروقی نے سوانح حیات بندہ نواز گیسو دراز کے ص ۳۳ تا ۱۵۰ پر بھی اس رسالہ کا ذکر فرمایا ہے۔ جناب عبدالجلال صاحب عرفان ص ۴۹ پر رقمطراز ہیں کہ رسالہ غوثیہ کا ایک نسخہ وزارت اوقاف بغداد شریف کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ شاہ محمد رضا بن شیخ فاضل قادری نے اپنی کتاب ”ارشاد الطالبین“ میں اس رسالہ مبارک کا ذکر کیا ہے۔ اور مولانا غلام قادر بھروی نے کتاب ”ذکر ربانی“ میں بھی اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ (شرف التوازیخ ص ۶۹۳) بابا داؤد خلی کتاب ”ورد المریدین“ اور ”شرح ورد المریدین“ کے ص ۴ پر رسالہ غوثیہ کا ذکر فرماتے ہیں (پاکستان میں فارسی ادب ص ۵) کتاب ”فیوضات الربانیہ فی الادوار القادریہ“ جسے سید الحاج اسماعیل بن السید محمد سعید قادری نے تالیف فرمایا ہے۔ مذکورہ کتاب کے ص ۱۲ تا ۱۳ پر ”رسالہ غوثیہ“ تحریر ہے۔ ”رسالہ غوثیہ“ (عربی فارسی) قلمی کتب خانہ احمدیہ سعیدیہ خانقاہ شریف موسیٰ زئی ڈیرہ اسماعیل خان میں موجود ہے۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی نے اپنی کتاب ”شرف التوازیخ“ جلد اول ص ۶۸۴ پر اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔

یہ رسالہ مختلف ناموں سے موسوم ہے مثلاً (۱) الرسالة الغوثیہ (۲) الرسالة المعراجیہ (۳) الہامات غوثیہ (۴) الہامات غوث الاعظم (۵) رسالہ معرفت فتح ربانی (۶) مقالات غوث صمدانی رضی اللہ عنہ

اس رسالہ کا ذکر چھٹی صدی ہجری کے علماء کی تصانیف میں ملتا ہے۔ اور بعد ازاں یہ رسالہ ہندوستان میں پہنچا۔ اس کے منتخبہ نکات کو خواجہ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے ”لوامع و طواع میں علامہ رکن الدین ممداد شانی نے ”شمائل الاقبار“ میں حضرت سراج محمد گجراتی نے ”اوراد قادریہ“ میں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے مکتوبات میں اس رسالہ کا ذکر فرمایا ہے۔

یہ رسالہ ہندوستان میں مطبع نول کشور میں طبع ہوا۔ اور اس کے بعد آج تک طبع ہوا رہا۔ بہت سے علماء و صوفیاء نے اس کی شروح لکھی ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- ۱۔ محمد طاہر بن ایشیح محمد بن احمد الاستانبولی الادیب الشہیر بلالہ زاری الحنفی من القضاة المتوفی ۱۲۰۴ھ نے رسالہ غوثیہ کی شرح ”زمرۃ الخضرۃ فی شرح کلمات الکیلانی رضی اللہ عنہ“ کے نام سے فرمائی (ہدیۃ العارفین جلد ۲ نمبر ۲۴۰)
- ۲۔ ایشیح محمد نور الدین ابن الحسین المعروف بالنور العربی المتوفی ۱۳۰۵ھ نے ”الدرۃ فی شرح رسالۃ الغوثیہ“ کے نام سے اس مبارک رسالہ کی شرح فرمائی۔ (ہدیۃ العارفین جلد ۲ نمبر ۲۸۶)
- ۳۔ نشاط العشق فی شرح رسالۃ قطب الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ“ کے نام سے

عبد اللہ بن حسن بن علی بن الحسینی البجليانی رضی اللہ عنہما نے لکھی (ذیل کشف
الظنون انشیخ آغا بزرگ اہل ہرات)

۴ — میر محمد فائق الاسترومجرہ وی الرومی الصوفی فی متوفی ۱۳۱۹ھ نے رسالہ
نوٹھیہ کی شرح رقم فرمائی۔ (ہدیۃ العارفین جلد ۲ عمود ۳۹۷)

۵ — اس رسالہ کی شرح کا ایک نسخہ کتب خانہ جدیدہ گجرات میں محفوظ ہے۔
(کتابخانہ اے پاکستان جلد ۱ ص ۲۲)

۶ — رسالہ نوٹھیہ کی شرح حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۵۵ھ کے
بعد جواہر العشاق کے نام سے دہلی میں رقم فرمائی۔ یہ شرح اپنی مثال
آپ ہے (رسالہ غوث الاعظم مدہ شرح ص ۲) حضرت بندہ نواز گیسو
دراز رحمۃ اللہ علیہ کی شرح ادارہ معارف اسلامیہ کراچی نے معہ اردو ترجمہ از
مولانا قاضی احمد عبدالصمد صاحب فاروقی قادری حشتی شائع کی اور الکتاب
لاہور نے اسے جدت طرازی کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کیا۔

۷ — ”نشاط العشق“ کے نام سے عالمانہ رنگ میں حضرت ملوک شاہ صدیقی رحمۃ اللہ
نے رسالہ مبارکہ کی شرح فرمائی جو ادارہ معارف اسلامیہ کراچی نے شائع کی
۸ — شریف التواریخ جلد اول ص ۶۸۴ پر جواہر حقائق الدقائق اس رسالہ عالیہ
کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں چونکہ ایہامات مذکور ہیں جو علم و عرفان کے حقائق
و دقائق کے ترجمان ہیں۔ اور حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہما کے اعلیٰ مرتبہ
پر فائز ہونے کی نشان دہی کرتے ہیں۔“

یہ تو ”مراۃ نوٹھیہ“ سے اس رسالہ مبارکہ کے بارے قابل قدر

طویل اقتباس تھا۔ اس کے علاوہ صوفی سید نصیر العین ہاشمی قادری نے اپنی
تالیف ”منہجر مجالل مططفائی“ میں رسالہ نوٹھیہ معہ اردو ترجمہ ص ۱۵۹ تا ۱۸۲ رقم
فرمایا ہے۔

زیر نظر ”الربیع النورانیہ“ جو آپ کے ہاتھوں کی زینت ہے کا مسودہ میرے
والد و مرشد سلطان العصر حضرت الحاج پیر غلام دستگیر قادری ناشاد (فخر کشمیر)
رحمۃ اللہ علیہ نے دربار گوہر بار سید غوث الاعظم رضی اللہ عنہما کے احاطہ میں بالائی منزل
پر واقع حکمہ اوقاف کے زیر انتظام عظیم الشان لائبریری سے حاصل کیا۔ اُس وقت یہ
بندہ ناچیز بھی آپ کی خدمت اقدس میں وہاں حاضری سے مشرف تھا۔ یہ دراصل
ایک مطبوعہ کتاب کی فوٹو کاپی ہے جس میں اہل برہنہ نقی کے ساتھ ایک غیر ملکی زبان
میں ترجمہ بھی موجود ہے۔ اسکی جلد بندی کے بعد پہلے صفحہ پر حضرت سلطان العصر
نے اپنے دست مبارک سے درج ذیل عبارت تحریر فرمائی ہے۔

”رسالہ نوٹھیہ“ کا فوٹو سیٹ ہذا جناب پیر صاحب الید یوسف عبداللہ
الکلیانی منولی، و نقیب الاشراف دربار سید غوث الاعظم رضی اللہ عنہما
کی اجازت سے مکتبہ قادریہ بغداد باب الشیخ سے برہمیت مدیر مکتبہ
حاصل کیا گیا۔“

رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹۸۲ء غلام دستگیر قادری

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس کے حصول کے لیے حضرت صاحب قبلہ
فلاذکرہ تعالیٰ نے کتنی کوشش فرمائی اور پھر اسے پا کر کتنے مسرور تھے۔ پھر وہاں سے
مدینہ طیبہ حاضری دیکر اور زیارت و حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہو کر جب

ہم واپس پاکستان پہنچے تو اس کا سلیس اردو میں ترجمہ فرمایا۔ اُن دنوں آپ کی ظاہری بیانی کمزوری تھی اس لیے بندہ آپ کو عربی عبارت سنا تا اور آپ اس کا اردو ترجمہ املا کر دیتے — لیکن رسالہ کے اختتامی کلمات کا ترجمہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ آپ کی یہ دلی خواہش تھی کہ یہ رسالہ اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو، الحمد للہ کہ اب آپ کے اپنے اسم گرامی سے منسوب اکادمی آپ کی قلبی خواہش کی تعمیل کی سعادت حاصل کر رہی ہے اور حضرت صاحب ذی اللہ قدسہ کے علمی و ادبی کاموں میں سب سے پہلے اسے شائع کر رہی ہے۔

میرے خیال میں یہ موزوں ہو گا کہ حضرت مترجم ذی اللہ قدسہ کا مختصر سوانحی خاکہ بھی پیش کرتا چلوں۔

سُلطان العصر نور اللہ

(مترجم الرسالة الغوثیہ)

اسم گرامی — سلطان غلام دستگیر

تخلص — ناشاد

نسب سلسلہ — القادری

لقاب — سلطان العصر سلطان العارفین ثانی، خانوادہ غوث الاعظم

کے ذریعہ اعظم، عارف کامل، غازی اسلام

المعروف — حضرت صاحب

اعزاز — فخر کشمیر

والد ماجد کا اسم گرامی — حضرت سلطان محمد نواز القادری رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب — سلطان الفخر حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ سے نویں پشت میں

جاتا ہے۔ اور حضرت سلطان الفخر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب شیخ خدا

حضرت علی المرتضیٰ کم اللہ وجہہ سے جاتا ہے۔

عالم فانی میں تشریف آوری : بروز جمعہ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۴ نومبر

۱۹۰۹ء بمقام دربار پرنس انوار حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ

ضلع جنگ پنجاب (پاکستان)۔

تعلیم و تربیت : ابتدا اپنے آبائی گاؤں دربار حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ میں

حاصل کی۔ پھر راولپنڈی، ملتان میں زیر تعلیم رہے۔ بعد ازاں سرمان شریف ضلع اہلک

میں فقیر حضرت جی محمد علیہ اور سائیں محمد شتاق صاحب کی زیر نگرانی، سکول کی مترجمہ تعلیم

کے علاوہ علوم اسلامیہ اور عرفان معرفت سے آشنائی حاصل کی۔ کچھ عرصہ دربار حضرت

سلطان باہو قدس اللہ سرہ پر ایک گننام فقیر صاحب سے اور سلطان العارفین قدس اللہ سرہ کے معروف

فیض یافتہ خلیفہ حضرت فقیر نور محمد سردی کلاچی علیہ سے اکتساب علم کیا۔

بیعت و خلافت : اپنے والد محترم، مُرشد کامل، واقف گنجینہ راز حضرت

سلطان محمد نواز رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے

خانوادہ کے چشم و چراغ عظیم مدعی پشوار فخرِ قادریت، غازی کشمیر یقینت کرنل

پیر طریقت السید اعز الدین یوسف محمود فیض اللہ الگیلانی الرزاقی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف پیر صاحب آف دانائے آپ کو خلافتِ غوثیہ علیہ السلام کی دستار مبارک باندھی

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ حضور پیر صاحب آف دانائے کی خدمت میں گزارا اور

اکثر عیسائیوں بھی آپ کے ہاں مناتے۔

خدمات: نوجوانی ہی میں آپ کے والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو اپنے خاندان، لنگر خانہ، مریدین کی اصلاح و تربیت، روحانی اور تبلیغ دین کی بھاری ذمہ داریاں آپ پر جنہیں آپ نے بطور حق اٹھایا۔ سرپرستی اسلام، ملت اسلامیہ کے فلاح و بہبود اپنے مسلک حق اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی تبلیغ و ترویج اور پاکستان کے قیام و استحکام کے لیے آپ مگر مہر کوشاں رہے۔ آپ نے متعدد مذہبی، علمی اور ادبی انجمنوں اور اداروں کی سرپرستی بھی فرمائی۔ آپ نے وزیرستان، کشمیر اور پاکستان کے دور افتادہ علاقوں میں جا کر جہاں سرکوں، پانی وغیرہ جیسی بنیادی ضروریات زندگی کا دور و دراز نام و نشان نہیں، لوگوں تک اسلام اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات پہنچائیں اور تاج شریعت صاحب معرفت اور اخلاق حسنة کے عمل پیکر کے طور پر لوگوں میں رہ کر ان کے کردار و عمل کی اصلاح فرمائی اور ان کی ظاہری و باطنی دنیا بدل ڈالی۔ آپ نے خروج پر سپہاندہ علاقوں میں دینی مدارس (انڈیا ہاؤس)، اور اسکول قائم کئے۔ اور جہاں درس گاہ کا قیام فوری ممکن نہ ہوتا وہاں کے بچوں کو اپنے گھر دوبار عالیہ لے آتے اور انہیں زور پر تعلیم و تربیت سے آراستہ کرتے۔ دینی، تعلیمی، روحانی اور اخلاقی تربیت کے علاوہ آپ لوگوں کو زرعی، اقتصادی کاروباری اور تعمیراتی مشوروں سے نوازتے۔ قبائلی علاقہ جات میں وہاں کے رسوم و رواج اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلے فرماتے اور ان کے مسائل حل فرماتے۔ فضول اور جاہلانہ رسوم و رواج کی مخالفت فرماتے۔

بیرونی ممالک افغانستان، کویت، بحرین اور انگلستان وغیرہ جا کر بھی تبلیغی دورے فرمائے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

ملکی و ملتی خدمات: آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا

اور در دراز علاقوں میں جا کر آزاد اسلامی ریاست کے قیام کی اہمیت و افادیت سے لوگوں کو آگاہ فرمایا۔ خصوصاً شمال مغربی سرحدی صوبہ اور قبائلی علاقہ جات شمالی، جنوبی وزیرستان میں جہاں کانگریس کا بہت زور شور تھا۔ آپ نے طویل دورے فرمائے اور اپنے پر جوش، مدلل اور پراثر خطابات سے عوام کے اذہان کو پاکستان سے الحاق کرنے پر آمادہ کیا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ زندگی بھر پاکستان کی نظریاتی و علاقائی سرحدوں کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے عملی طور پر کوشاں رہے۔

۴۹-۶۱۹۴۷ کے جہاد آزادی کشمیر میں آپ نے پیر صاحب آف وانا رحمہ اللہ علیہ جو کہ امیر المجاہدین تھے کے عظیم لشکر میں اپنے ہزاروں مریدوں کے ساتھ بطور نائب امیر المجاہدین شرکت کی اور متعدد محاذوں پر مجاہدین کی قیادت فرمائی۔ آپ کی بے لوث خدمات اور مدبرانہ جسارت مندانہ قیادت کے اعتراف کے طور پر حکومت آزاد جتوں کشمیر کے صدر نے آپ کو فخر کشمیر کا اعزاز اور جائیداد و دولت کی پیشکش کی جسے آپ نے قبول فرمانے سے انکار فرمایا۔ بعد ازاں امیر المجاہدین حضور پیر صاحب السید یوسف محمد الگیلانی رحمہ اللہ علیہ کے اصرار پر آپ نے صرف فخر کشمیر کا اعزاز قبول کرنے کی حامی بھر لی۔

۱۹۶۵ء میں پاک و ہند جنگ کے لیے آپ نے اپنے اراکینوں کے لشکر جمع فرما کر بھیجے جنہوں نے لاہور اور قصور کے محاذوں پر اپنی ہمت و جسارت کے حیرت دہکائے۔

۱۹۷۱ء میں بھی جہاد کے لیے عظیم لشکر تیار فرمایا۔ لیکن حکومت

وقت نے مجاہدین کے لشکر کو جہاد کی اجازت نہ دی۔

افغانستان پر روسی تسلط کے بعد آپ نے قبائلی علاقہ جات میں اپنے ارادت مندوں کو اپنے افغان مسلم بھائیوں کی امداد کے لیے آمادہ فرمایا۔ غرض کہ آپ ہمیشہ ملک و ملت کی خدمت کیلئے کمر بستہ رہے۔

سیرت : آپ نہایت پر خلوص، وفا شعار، مدبر، دور اندیش، شہید، خوش خلق، عالم باعمل اور صوم و صلوة کے سختی سے پابند تھے۔ اکثر طبیعت میں سوزو گداز رہتا اور آنکھیں سرخی مائل یا اشکبار رہتیں۔ ساگ اور صفائی پسند فرماتے۔ خوراک میں سبب، شہد، آم، جھشک روٹی یا نان، دال، ساگ، پنیر اور چائے زیادہ مرغوب تھیں۔

معمولات : آپ ہمیشہ مصروف عمل رہتے۔ اکثر تبلیغی دوروں پر یا حضور پیر صاحب آف وانا کی خدمت میں اور جب گھر آتے تو تعمیراتی کام میں مصروف رہتے۔ آپ ایک ممتاز ماہر تعمیرات بھی تھے۔ اپنے اپنے والد ماجد اور جد ماجد کے مزارات مقدسہ پر وزیرستان سے پتھر منگا کر شاندار دربار اور اس سے متصل عظیم الشان مسجد شریف تعمیر کرائی۔ لیکن کبھی آپ کے روزمرہ کے معمولات میں فرق نہ آتا۔ رات گئے باقی امور سے فارغ ہو کر اعزاز و احباب اور اراکین و مکتوبات تحریر فرماتے۔ بعد ازاں روزانہ کی ڈائری لکھتے، نماز عشا راہ کرتے اور گھنٹہ بھر کے لیے آرام فرما لیتے پھر تہجد کے وقت بیدار ہو جاتے۔ دن کے کھانے کے بعد کچھ دیر قیلولہ فرماتے۔

زیارات مقامات مقدسہ : آپ نے متعدد بار حج بیت اللہ،

زیارتِ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کی۔ چار بار عراق شریف کے گئے اور نجف اشرف میں حضرت شیر خدا اکرم اللہ وجہہ کربلا علیہ السلام میں سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، بغداد شریف میں سیدنا حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پیغمبر خدا حضرت یوشع علیہ السلام اور ممتاز اولیائے کرام حضرت سمری متلی حضرت جنید بغدادی، حضرت حسین بن منصور حلج، حضرت معروف کرخی، حضرت بہلول وانا رحمۃ اللہ علیہما الکفل میں پیغمبر خدا حضرت ذوالکفل علیہ السلام بصرہ میں سلطان الفقیر حضرت خواجہ حن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر الوارات پر حاضری دیتے لیکن زیادہ عرصہ سلطان الاولیاء غوث الاعظم حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے روضہ اقدس کے زیر سایہ قیام کرتے۔ آپ نے مشہد مقدس (ایلان) میں حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ کے دربار گوہر بار پر دو مرتبہ حاضری دی۔ غزنی (افغانستان) میں حکیم سنائی اور حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہما کے اور ہرات میں حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر بھی حاضری دی۔ پاکستان کے جن علاقوں کے دورے پر تشریف لیجاتے وہاں کے بزرگوں کے مزارات پر ضرور حاضری دیتے **عضو غوث الاعظم سے عقیدت :** آپ کو سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ اور آپ کے تمام خاوندوں سے حد درجہ محبت و محبت اور خصوصی نسبت تھی۔ ۱۹۸۵ء میں پہلی مرتبہ پیر صاحب الیہ یوسف محمود اگیلانی رضی اللہ عنہما پیر آف وانا کی خدمت میں بغداد شریف حاضری دی اور پیر آف وانا رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی سفارش پر حضور سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے روحانی فیض سے مالا مال فرمایا اور ہمیشہ آپ پر مہربان رہے۔ آپ اکثر یا غوث الاعظم

دستیگر لکھتے اور ظاہری زندگی کے آخری ایام میں تو یہ ورد اور زیادہ لکھتا تھا۔

ادبی ذوق : شعر و ادب کا ذوق آپکو ورثہ میں ملا۔ آپ کے جد امجد حضرت سلطان باہو قریباً ایک سو بیالیس نثری کتب کے مصنف ہونے کے علاوہ بلند پایہ صوفی شاعر بھی تھے۔ ان کے سرانگی ابیات اور فارسی دیوان تمام سلاسل فقر کے آستانوں پر نہایت شوق و ذوق سے پڑھا جاتا ہے حضرت سلطان العصر رحمہ اللہ علیہ کے والد امجد حضرت سلطان محمد نواز رحمہ اللہ علیہ بھی صاحب دیوان نثار گذرے ہیں۔ ان کا مجموعہ کلام حضرت سلطان العصر رحمہ اللہ علیہ نے خود طبع کرایا تھا۔

آپکو حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمہ اللہ علیہ کا فارسی دیوان اور حضرت سلطان العارفین حضرت مولانا روم، حضرت حافظ شیرازی، حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ علیہما کا اکثر کلام زبانی یاد تھا۔ اسی طرح دیوان عطار اور دیوان اشکار رحمہ اللہ علیہ کے بھی اکثر اشعار یاد تھے۔ اردو کے شعراء میں میر تقی میر، مرزا غالب، حسرت موہانی، سید عبدالحیہ، ساحر جہانوی، سائز صدیقی اور صاحبزادہ رفعت سلطان کے کلام کو زیادہ پسند فرماتے۔ صنف شاعری میں غزل کو زیادہ اہمیت کا حامل قرار دیتے تصوف میں سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ شیخ محی الدین ابن العربی اور حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ علیہما کی تعلیمات کے محاضرات آشنا اور قابل تھے۔ آپ کا مطالعہ نہایت وسیع تھا کسی بھی موضوع پر سوال کیا جاتا فوراً امتداد مل جوب عطا فرماتے کہ سامع بالکل مطمئن ہو جاتا۔

ماہر لسانیات آپ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے

علاوہ پاکستان کی تمام علاقائی زبانیں پشتو، سندھی، برہوی، بلوچی اور پنجابی کے مختلف علاقوں کی زبانیں سرائیکی، پنجابی، پوٹوہاری، گتانی، جھنگوی وغیرہ پنجابی جانتے ہیں۔ ہر زبان اتنی خوبصورتی، فصاحت و بلاغت اور اس زبان کے اپنے مخصوص لب و لہجے میں بولتے کہ سننے والا دنگ رہ جاتا اور کسی اجنبی کیلئے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا کہ آپکی اپنی مادری زبان کون سی ہے۔

تصانیف : آپ نے صوفیانہ اور عاشقانہ رموز میں اعلیٰ درجہ کی خوبصورت شاعری کی ہے۔ اور نثر میں بھی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ شاعری میں آپ ناشاد تخلص فرماتے تھے۔ آپ نے نثر تو اردو ہی میں لکھی لیکن شاعری اردو کے علاوہ فارسی میں بھی کی۔ عربی اور پشتو میں بھی کچھ کلام موجود ہے۔ آپکی تصانیف ذیل ہیں۔

- ۱۔ سفر نامہ بغداد — غیر مطبوعہ
- ۲۔ سوانح حیات پیر آف وانا — غیر مطبوعہ
- ۳۔ پیر مغان (فارسی مجموعہ کلام) — طبع شدہ
- ۴۔ تہتم غم (اردو مجموعہ کلام) — (زیر طبع)
- ۵۔ زلف پریشاں (نظموں کا مجموعہ) — (زیر طبع)
- ۶۔ سوز ساز (قطعاً اور باقیہ کا مجموعہ)۔ (زیر ترتیب)
- ۷۔ شب حیات (اردو مجموعہ کلام)۔ (زیر ترتیب)

۸۔ مکتوبات سلطان العصر — لاکھوں لوگوں کے پاس موجود ہیں جو کہ جمع کئے جا رہے ہیں یہ آپ کے افکار و اعمال پر مشتمل اہم علمی دستاویزات ہیں۔

۹ — روز ناپے — یہ آپ کی روزانہ کے واقعات پر مشتمل نہایت اہم خود

نوشت سوانح حیات ہے۔ جس میں اہم شخصیات کا تعارف

اہم واقعات کا علم اور آپ کے ذہنی خیالات معلوم ہوتے ہیں

۱۰ — اسرار الہیہ — (اردو ترجمہ الرسالة الغوثیہ از سیدنا نوٹ الاکظم رضی اللہ عنہ)

۱۱ — مشنوی روحی (منظوم فارسی ترجمہ رسالہ روحی از حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ)

۱۲ — انظہار حقیقت — غیر مطبوعہ

کرامات : آپ کی بہت سی کرامات مشہور ہیں۔ اس بارے

میں کتاب "سلطان العصر" میں کافی مواد موجود ہے۔

وصال : آپ نے ایک بھروسہ پوری عملی زندگی گزاری جو کہ بانی پاکستان قائد اعظم

محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان "کام کام اور صرف کام" کی مکمل زندہ تصویر تھی۔

بہت زیادہ محنت و مشقت اور بہت کم آرام کے باعث آخری سالوں میں صحت

اور نظر کمزور ہو گئی اور عارضہ ذیابیطس (شوگر) کی زیادتی نے تو اعضائے رئیسہ پر

بہت برا اثر ڈالا۔ ۱۲ اگست ۱۹۸۶ء کو کوئٹہ میں صاحب فرمائش ہو گئے اور

۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء مطابق ۹ محرم الحرام ۱۴۰۷ء کو رات ۱۱ بجکر ۱۲ منٹ پر آخری

بار "اللہ" کہا اور اپنے خالق اور محبوب حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ اکثر

فرمایا کرتے تھے کہ "الموت بجز یوصل المحیب الی المحیب" یعنی موت ایک

پل ہے جو کہ محبوب کو محبوب سے بلا دیتا ہے۔

اگلے دن عاشورہ کے روز ۱۰ محرم الحرام کو دوبار عالیہ حضرت سلطان باہو رضی

اللہ عنہ کے قریب آپ اپنے والد و مرشد حضرت سلطان محمد نواز اور جدِ امجد حضرت

نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دیار میں اپنی آخری آرام گاہ میں منتقل ہو گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اس مقدس رسالہ کی طباعت کے سلسلہ میں چند حضرات نے مشکور و ممنون

کر دینے والی مہربانیاں فرمائیں۔ ان میں میرے برادر بزرگوار جناب شیخ سلطان العصر

الحاج سلطان حامد نواز القادری مسند آرائے دربار سلطان نور محمد سلطان محمد نواز

رحمۃ اللہ علیہ بانی و سرپرست حضرت غلام دستگیر اکادمی و ہتھم مدرّس انوار باہو پاکستانی

نے اس کی طباعت و اشاعت کی اجازت عطا فرمائی۔ محترمی عموی بزرگوار غلام

دانشور محقق، نقاد اور ادیب حضرت سلطان الطاف علی صاحب نے پیش گفتار تحریر فرمایا

برادر بزرگوار اتا ساذ العلما مناظر اسلام حضرت علامہ محمد نور سلطان القادری مہتمم جامعہ

انوار باہو بھکر اور سربراہیہ البنت فقیر سلطانی خلیفہ علامہ غلام رسول قادری پرنسپل

جامعہ حنفیہ رضویہ فیضان باہو شیخ پورہ نے مسودہ پر نظر ثانی کی اور موخر الذکر نے

بھاری اکادمی میں موجود "الرسالۃ الغوثیہ" کے دیگر نسخوں سے موازنہ اور موخر الذکر نے

کے اصولوں کے مطابق عربی متن کو پڑھا اور اس کی دستی کی۔ اور ملک کے نامور خطاط

خوشید الخاطین مونی خوشید عالم خوشید رقم کے صاحبزادے اور شاگرد رشید

ابدو احمد صاحب نے رسالہ کی شاندار اور شایان شان خطاطی معیت و محبت کے

ساتھ کی۔ پاکستان کے معروف ادیب اور آرٹسٹ جناب مظہر الاسلام ڈائریکٹر

لوک ورثہ اشاعت گھر اسلام آباد نے اس کا دیدہ زیب سرورق تیار کیا۔ اور حضرت

سلطان العصر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ متعدد بار حج و زیارات کے مقدس سفروں کے ہمراہ

اور عاشقِ نبوی رضی اللہ عنہ حضرت حافظ برکت علی قادری رضی اللہ عنہ کے مرید باصفاً

اور جانشین حاجی محمد اشفاق قادری نے مفید مشوروں سے لوازا حضورِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سلطان العصر رضی اللہ عنہم نے خود ہی انھیں اجرِ عظیم عطا فرمائیں۔ ان کا شکر یہ میں کیسے ادا کر سکتا ہوں۔ میں کون جتنا ہوں مبلا۔ جن کا کام ہے وہ خود ہی اجر دیں گے۔ انشاء اللہ

ہماری اکادمی نے حضورِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضرت سلطان العارفين قدس سرہ حضرت سلطان العصر رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام صوفیائے کرام کی تعلیمات کو عام کرنے کا مصمم عزم کر رکھا ہے اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک مکمل تاریخ مرتب کرنے کا بھی تہیہ کیا ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جن بطن اپنے محبوبین کو زمین و آسمان کے طفیل توفیق بخشے (آمین)، بجاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم و غوث اللعالمین رضی اللہ عنہ و سلطان العارفين قدس سرہ۔

ماخذ

سلطان ارشد القادری

شب ۱۱ اشوال الحکم ۱۳۰۹ھ / ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء

- ۱۔ بیات باہر سے شہرہ۔ پروفیسر ڈاکٹر سلطان العارف مل
- ۲۔ احوال سادات حضرت سلطان باہر۔ پروفیسر سید احمد سعید بہرائی
- ۳۔ پیران پیر رضی اللہ عنہ۔ پروفیسر محمد فیاض خان کاش
- ۴۔ خصائص سلسلہ قادریہ۔ محمد زبیر راجھا بک پبلشرز لاہور ۱۹۸۷ء
- ۵۔ نذیر اللغات کلمیں ہجرت الاسرار۔ شیخ عزیز الحق محدث دہلی
- ۶۔ سلطان العصر رضی اللہ عنہ۔ سلطان ارشد القادری
- ۷۔ شرح رسالہ الہدی (مختصر لفظاً)۔ پروفیسر سید احمد سعید بہرائی
- ۸۔ قصیدہ غوثیہ رضی اللہ عنہ و الاعظم، ماخذ برکت مل قادری رضی اللہ عنہ
- ۹۔ مرآة غوثیہ۔ ابوالقاسم مرنوی رضی اللہ عنہ بیات بیگ قادری
- ۱۰۔ منہج حوالہ مصطفائی۔ مرنوی سید فیض الدین راشدی قادری
- ۱۱۔ دانشگری۔ پروفیسر محمد سعید بہرائی پبلشرز لاہور سلطان العارف مل



نذر عقیدت

از سلاطین العارفين حضرت سلاطین باہو

تعالیٰ اللہ چہا قدرت خدا شس کرد ارزانی
فلاطوں پیشین علم او مقرر آمد بسا دانی
ترانید ترازید، کلاہ داری دسلطانی
گدایاں را دہی شاہی بیک لحظہ آسانی
چہ عالی شان سلطانی، الالے غوث ربانی
نبود است و نخواہد بود الحق مشہل توستانی
ہم در زیر پائے توجہ عالی شان سلطانی
پہر شرع را ماہی زہے خورشید نورانی
صلوات اللہ علیہ بدیں محبوب سبحانی
چہ اوصاف حمید او گدے گاہ میدانی
ازاں پس نام محی الدین بیباک بر زبان دانی
خطا پوشی، عطا پوشی و دین بخشش، جہاں بانی
مشائخ را سزد بردر گہت از فخر دریانی

شیخ اُمت و سرور بود آن شاہ جیلانی
سکندر می کند عوے کہ ہستم چاکر آن شاہ
کلاہ داران این عالم گدایان گدائے تو
گداسازی اگر خواہی بیکدم بادشاہان را
گدائے در گہت خاتماں علام حضرت قیصر
باین حسمت باین شوکت باین قدر باین عظمت
چہ ناسوتی، چہ ملکوتی، چہ جبروتی، چہ لاہوتی
حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گشت شد
زباخ اصیبا سر سے زبزم مصطفیٰ شمس
ولا گشتی مرید او بہ میں لطف مزید او
زبان را شست و شو باید باک جنت اکوثر
بزرگ و خورد و مردوزن مرید شد ہم عالم
تو شاہ اولیاء و اولیاء محتاج در گاہت

مطبخ حکم تو دیوان ، ملائک چون پری بنده
 چه عبدالقادی قدرت ازاں داری که یک لحظه
 بدینا در عدن بخشی ، بعقبه اجنت المادئ
 ملاذ اوستیگرے تو معاد اولپندیرے تو
 جگریشتم درون خسته دل اندر لطف توبته
 ترا چون من هزاراں بندها مستند در عالم
 ندارم اندرین عالم بجز درد و غم شدت
 منم سائل بجز تونیت غمخوارم که گیر دست

شهنشاه شهنشاهان امام انس درد حانی
 بر آری آشکارا اذکرم ماباتب پنهانی
 بر رحمت بحر الطانی زشفقت کان احسانی
 بلطف خود رہائی ده زگرداب پریشانی
 تو هم از غایت احسان دوا بخش دورمانی
 مراجز آسانت نیست اگر خوانی دگردانی
 غلامی ده ازین محنت که دارم صد پریشانی
 بر رحمت کن نظر بر من تویی مختار سبحانی

فنائے بنده عاجز فتاده بر سر کویت
 عجب نبود اگر این زده را خورشید گردانی

بسم الرحمن الرحیم

نقبت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِسْلَامَ دِیْنًا لِّمَنْ ارَادَ الْاِسْلَامَ وَجَعَلَ الْاِسْلَامَ دِیْنًا لِّمَنْ ارَادَ الْاِسْلَامَ

از شهادت مسلم ، سلطان العصر حضرت غلام دستگیر القادری نایب آرزو

غوث الاعظم عیسیٰ منیع انوار دین
 غوث الاعظم عیسیٰ رحمت للعالمین

- | | |
|----------------------------------|------------------------------------|
| غوث الاعظم عیسیٰ شاد و ایمان دین | غوث الاعظم عیسیٰ شاد شیع المذنبین |
| غوث الاعظم عیسیٰ منظر انوار نور | غوث الاعظم عیسیٰ چاک دامان بار نور |
| غوث الاعظم عیسیٰ عشق بازار سکون | غوث الاعظم عیسیٰ اعتبار کاف و نون |
| غوث الاعظم عیسیٰ دستگیر گرهان | غوث الاعظم عیسیٰ شاه جهان جهان |
| غوث الاعظم عیسیٰ مستغیثاں اعصا | غوث الاعظم عیسیٰ سرداران رامقدا |
| غوث الاعظم عیسیٰ فخر فقر مصطفیٰ | غوث الاعظم عیسیٰ قاسم نور مهدی |
| غوث الاعظم عیسیٰ راحت قلب حزی | غوث الاعظم عیسیٰ سطوت جان امکیس |
| غوث الاعظم عیسیٰ ابدا و انتها | غوث الاعظم عیسیٰ مرشدان راهبنا |

غوث الاعظم عیسیٰ والی بغداد شد
 غوث الاعظم عیسیٰ مکیه ناساد شد



أَمْحَدُ لِلَّهِ كَاشِفِ الْعُتَّةِ

بَاسِطِ النِّعْمَةِ

وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى نَبِيِّهِ

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ نَحْبِ الرَّحْمَةِ

قَالَ الْفَوْثُ الْأَعْظَمُ

الْمُسْتَوْحِشُ عَنْ غَيْرِ اللَّهِ الْمُسْتَأْنِسُ بِاللَّهِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

يَا غَوْثُ الْأَعْظَمِ

قُلْتُ

لَبَّيْكَ يَا رَبَّ الْفَوْثِ

اللَّهُمَّ

کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو پریشانیوں کے کھولنے والا

اور نعمتوں میں فراخی بخشنے والا ہے

اور صلوٰۃ و سلام اس کے نبی پر نازل ہیں

جو تمام مخلوق سے بہترین اور رحمت والے نبی ہیں

فرمایا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

جو کہ غیر اللہ سے وحشت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ سے مانوس ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ“

میں نے کہا

”اے غوث کے رب! میں حاضر ہوں“

فرمایا

جو طور طریق ناسوت اور ملکوت کے درمیان ہے

وہ شریعت ہے

جو طریق ملکوت اور جبروت کے درمیان ہے

وہ طریقت ہے

اور جو طریق جبروت اور لاہوت کے درمیان ہے

وہ حقیقت ہے

اور مجھے فرمایا

اے غوث الاعظم علیہ السلام میں کسی شے میں ایسا طہاں نہیں ہوا

جیسا انسان میں

قَالَ

كُلُّ طَوْرِ بَيْنَ النَّاسُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

فَهِيَ شَرِيعَةٌ

وَكُلُّ طَوْرِ بَيْنَ الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ

فَهِيَ طَرِيقَةٌ

وَكُلُّ طَوْرِ بَيْنَ الْجَبْرُوتِ وَاللَّاهُوتِ

فَهِيَ حَقِيقَةٌ

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَا ظَهَرْتُ فِي شَيْءٍ

كَظَهَرِي فِي الْإِنْسَانِ

ثُمَّ سَأَلْتُ فَقُلْتُ
يَارَبِّ هَلْ لَكَ مَكَانٌ
فَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ أَنَا مَكُونُ الْمَكَاتِ
وَلَيْسَ لِي مَكَانٌ وَأَنَا سِرُّ الْأَنْسَابِ
ثُمَّ سَأَلْتُ فَقُلْتُ
يَارَبِّ هَلْ لَكَ شَرْبٌ وَأَكْلٌ

قَالَ

أَكْلُ الْفَقِيرِ أَكْلِي وَشَرْبُهُ شَرْبِي

ثُمَّ سَأَلْتُ

يَارَبِّ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ الْمَلَائِكَةَ

قَالَ تَعَالَى

خَلَقْتُ مِنْ نُورِ الْأَنْسَابِ وَخَلَقْتُ الْإِنْسَانَ
مِنْ نُورِي

پھر میں نے سوال کیا پس میں نے کہا
”اے پروردگار! کیا تیرا کوئی مکان ہے؟“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوثِ الاعظم! میں مکانوں کا پیدا کرنے والا ہوں
میرا کوئی مکان نہیں اور میں انسان کا خفیہ راز ہوں“

پھر میں نے سوال کیا اور کہا

”اے رب! تیرے لیے کھانا پینا ہے؟“

فرمایا

”فقیر کا کھانا میرا کھانا اور اس کا پینا میرا پینا ہے“

پھر میں نے سوال کیا

”اے پروردگار! تو نے کس چیز سے فرشتوں کو پیدا کیا؟“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”میں نے فرشتوں کی تخلیق انسان کے نور سے کی

اور انسان کو اپنے نور سے پیدا کیا“

پھر میں نے کہا

”اے غوث کے رب! کیا تیرے لیے سواری ہے؟“

فرمایا

”اے غوث الاعظم! میں نے انسان کو اپنی سواری
اور ساری کائنات کو انسان کی سواری بنایا ہے“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم! کتنا اچھا طالب میں ہوں
اور کتنا اچھا مطلوب انسان ہے
کتنا اچھا سوار میں ہوں اور کتنی اچھی سواری انسان ہے
اور کتنا اچھا سوار انسان ہے جس کی
کتنی اچھی سواری کائنات ہے“

ثُمَّ قُلْتُ

يَا رَبَّ الْغَوْثِ هَلْ لَكَ مَطِيَّةٌ

قَالَ

يَا غَوْثُ الْأَعْظَمُ جَعَلْتُ الْإِنْسَانَ مَطِيَّتِي
وَجَعَلْتُ سَائِرَ الْأَكْوَابِ مَطِيَّةَ الْإِنْسَانِ

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثُ الْأَعْظَمُ نَعِمَ الطَّالِبُ أَنَا
وَنَعِمَ الْمَطْلُوبُ الْإِنْسَانُ
نَعِمَ الرَّكِيبُ أَنَا وَنَعِمَ الْمَرْكُوبُ الْإِنْسَانُ
وَنَعِمَ الرَّكِيبُ الْإِنْسَانُ وَنَعِمَ الْمَرْكُوبُ لَهُ
سَائِرُ الْأَكْوَابِ

وَقَالَ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ الْإِنْسَانُ سِيرِي
وَأَنَا سِرُّهُ وَلَوْ عَرَفَ الْإِنْسَانُ مَنَزَلَتَهُ
عِنْدِي لَقَالَ فِي كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْإِنْفَاسِ
لِيِنَّ الْمَلِكُ الْيَوْمَ الْإِلَهِي
يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَا أَكَلَ الْإِنْسَانُ وَشَرِبَ شَيْئًا
وَمَا قَلَّمَ وَمَا قَعَدَ وَمَا نَطَقَ وَمَا صَمَّتْ
وَمَا فَعَلَتْ وَمَا تَوَجَّهَ بِشَيْءٍ وَمَا عَبَّ
عَنْ شَيْءٍ إِلَّا وَأَنَا فِيهِ سَاكِنُهُ وَمُحَرِّكُهُ
وَمُسْكِنُهُ

پھر مجھے فرمایا

”اے غوثِ الاعظم! انسان میرا راز ہے
اور میں انسان کا راز ہوں۔ اگر انسان جان لے کہ اس کا مرتبہ
میرے نزدیک کیا ہے تو ہر سانس میں لے کہ
آج کے دن ساری بادشاہت میرے سپرد کسی اور کو سزاوار نہیں“
”اے غوثِ الاعظم! انسان کوئی چیز نہ کھاتا ہے نہ پیتا
نہ کھڑا ہوتا ہے نہ بیٹھتا نہ بولتا ہے نہ سنتا
نہ کوئی کام کرتا ہے نہ کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ اس سے
روگردان ہوتا ہے مگر یہ کہ اس میں میں ہوتا ہوں
میں ہی اس کو حرکت میں لاتا ہوں اور میں ہی اس کو ساکن رکھتا ہوں“

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ جِسْمِ الْإِنْسَانِ وَنَفْسَهُ
وَقَلْبَهُ وَرُوحَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصْرَهُ وَيَدَهُ
وَرِجْلَهُ وَكُلَّ ذَلِكَ هُوَ أَظْهَرْتُهُ
بِنَفْسِي لِنَفْسِي لَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَلَا

أَنَا عَيْرُهُ

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ إِذَا رَأَيْتَ الْفَقِيرَ الْمُحْتَرِقَ
بِنَارِ الْفَقْرِ وَالنُّكْبِ بِنَارِ الْفَاقَةِ
فَقْتَرَبَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا حِجَابَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! انسان کا جسم اس کا نفس
اس کا دل، اس کی روح، اس کے کان، اس کی آنکھ
اور اس کے ہاتھ پاؤں سہ لیک چیز کو میں نے اپنی ذات سے
اپنے لیے ظاہر کیا ہے۔ وہ نہیں ہے مگر میں ہی ہوں اور
میں اس سے غیر نہیں ہوں“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! جب تم کسی فقیر کو اس حال میں
دیکھو کہ وہ فقر کی آگ میں جل گیا ہے اور فاقہ کے اثر سے
شکستہ حال ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ
میرے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے“

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ”فقر میرا فخر ہے اور میں اسی فقر کے سبب انبیاء و مرسلین پر فخر کرتا ہوں“
 اور جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جب فقر تمام ہو جائے تو
 وہ عین ذات اللہ ہے

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! تم کھانا نہ کھاؤ اور نہ کچھ
 پیو نہ نیند میں آرام کرو مگر یہ کہ میرے ہی پاس
 اپنے حضور قلب اور چشم بینا سے“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! جو باطن میں میری طرف
 سفر سے محروم رہا میں اس کو ظاہری سفر میں
 مبتلا کرتا ہوں“

كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْفَقْرُ فَخْرِي وَبِهِ أَفْتَحُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَكَمَا يَقُولُ فَإِذَا تَمَّ الْفَقْرُ
 فَهُوَ اللَّهُ

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ لَا تَأْكُلْ طَعَامًا وَلَا
 تَشْرَبْ شَرَابًا وَلَا تَنَمْ نَوْمَةً إِلَّا عِنْدِي
 بِقَلْبٍ حَاضِرٍ وَعَيْنٍ نَاطِقٍ

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَنْ حُرِمَ
 عَنِّي بِسَفَرِ الْبَاطِنِ ابْتَلَيْتُهُ بِالسَّفَرِ
 الظَّاهِرِ

ثُمَّ قَالَ لِحَبِيبِهِ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ الْإِتِّحَادُ حَالٌ لَا
يُعْتَبَرُ عَنْهُ بِلِسَانِ الْمُتَعَالِ فَمَنْ آمَنَ بِهِ
قَبْلَ وَمَنْ رَدَّ الْحَالَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ
أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ أَشْرَكَ

بِاللَّهِ الْعَظِيمِ
ثُمَّ قَالَ لِحَبِيبِهِ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَنْ سَعَدَ بِسَعَادَةٍ
الْأَزَلِ فَطُوبَى لَهُ لَمْ يَكُنْ مَحْذُولًا
بَعْدَ ذَلِكَ قَطُّ أَبَدًا وَمَنْ شَقِيَ
بِشَقَاوَةِ الْأَزَلِ فَوَيْلٌ لَهُ
لَمْ يَكُنْ مَقْبُولًا بَعْدَ ذَلِكَ
قَطُّ أَبَدًا

پھر مجھے فرمایا:

”اے غوث الاعظمؑ! اتحاد ایک ایسا حال ہے جو کہ
زبانی گفتگو سے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ پس جس نے
وارداتِ حال سے پہلے اسے مان لیا اس نے کفر کیا اور جس نے
وصولِ محویتِ حال کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے
اللہ تعالیٰ العظیم کے ساتھ شرک کیا“

پھر مجھے فرمایا:

”اے غوث الاعظمؑ! جو کہ ازلی سعادت سے
نیک بخت بن گیا اس کے لیے طوبیٰ خوشی کا معنی ہے
اس کے بعد وہ کبھی رد نہ ہوگا اور جو ازلی
شقاوت سے بد بخت بن گیا اس کے لیے افسوس ہے
کہ اس کے بعد وہ کبھی مقبول نہ ہوگا“

پھر مجھے فرمایا

”میں نے فقر اور فاقہ انسان کے لیے دو سواریاں
بنائی ہیں۔ جس نے ان پر سواری کی وہ منزلوں
اور جنگلوں کو طے کرنے سے پہلے منزل مقصود پر پہنچ گیا“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! محبت محبوب اور

محبوب کے درمیان پردہ ہے۔ جب

محب، محبت میں فنا ہو جاتا ہے محبوب کا

وصال پالیتا ہے“

ثُمَّ قَالَ لِي

جَعَلْتُ الْفَقْرَ وَالْفَاقَةَ مُطِيبَتِي الْإِنْسَانِ
فَمَنْ رَكِبَهُمَا فَقَدْ بَلَغَ الْمَنْزِلَةَ
قَبْلَ أَنْ يَقْطَعَ الْمَنَازِلَ وَالْبَوَادِي

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ الْحَبَّةُ حِجَابٌ بَيْنَ
الْمُحِبِّ وَالْمُحْبُوبِ وَبَيْنَ فَارِاقِنِي
الْمُحِبِّ عَنِ الْحَبَّةِ وَصَلَّ بِالْمُحْبُوبِ

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ لَوْ عَلِمَ الْإِنْسَانُ
مَا كَانَتْ لَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا تَمَّتْ حَيَاةُ الدُّنْيَا
فِي الدُّنْيَا وَيَقُولُ فِي كُلِّ لَحْزَةٍ أَمْتِنِي أَمْتِنِي

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ حُجَّةُ الْخَلَائِقِ عِنْدِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ
الصَّمُّ الْبُكْمُ الْعُمَى التَّحْسُّرُ وَالْبُكَاءُ وَ
فِي الْقَبْرِ كَذَلِكَ

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَنْ رَأَى اسْتَفْتَنِي عَنِ
السُّؤَالِ فِي كُلِّ حَالٍ وَمَنْ لَمْ يَرِنِ
لَمْ يَنْفَعَهُ السُّؤَالُ وَهُوَ مُحْتَجِبٌ

بِالْمَقَالِ

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! اگر انسان کو معلوم ہو جائے
جو کچھ اس کے لیے موت کے بعد ہونا ہے تو دنیا میں دینوی
زندگی کی کبھی تمنا نہ کرے اور ہر لمحہ یہی کہے (کہ اے رب!) مجھے مار ڈال
مجھے مار ڈال“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! قیامت کے دن سیر نزدیکِ خلائق کی
حُجَّت بھرا، گولگا، اندھا ہونا، حسرت اور گریہ
ہے اور قبر میں بھی یہی ہوتا ہے“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! جس نے مجھے دیکھا وہ ہر حال میں
سوال کرنے سے بے نیاز ہو گیا اور جو مجھے نہیں دیکھتا
اسے سوال کرنے سے کوئی فائدہ نہیں کہ وہ تو
محجوب بالمقال ہے“

پھر مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم! میرے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
 کہنے کے بعد سے قیامت تک تمام روہیں اپنے
 قابلوں میں ناچتی ہیں“

”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟“

ثُمَّ قَالَ لِي
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ الْأَرْوَاحُ كُلُّهَا تَرَا قُصُونَ
 فِي قَوْلِ بِيهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 بَدَمَقَالِي اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

ثُمَّ قَالَ "رَأَيْتَ الرَّبَّ تَعَالَى"

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَنْ سَأَلَنِي مِنَ الرَّؤْيِيَةِ

بَعْدَ الْعِلْمِ فَهُوَ مَحْجُوبٌ وَمَنْ ظَنَّ

أَنَّ الرَّؤْيِيَةَ غَيْرَ الْعِلْمِ فَهُوَ

مَنْزُورٌ بِرُؤْيِيَةِ الرَّبِّ

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ لَيْسَ الْفَقِيرُ عِنْدِي

مَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ بَلِ الْفَقِيرُ الَّذِي

لَهُ الْأَمْرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِذَا تَوَلَّى

شَيْءٌ كُنْ فَيَكُونُ

پھر (سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہما نے) فرمایا کہ "میں نے رب تعالیٰ کو دیکھا"

پھر مجھے فرمایا

"اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہما! جو کوئی علم کے بعد میری رویت

کے متعلق پوچھے تو وہ محجوب ہے اور جس نے

بنفیر علم کے رویت کے متعلق گمان کیا وہ

رویت رب تعالیٰ کے بارے دھوکہ میں ہے"

پھر مجھے فرمایا

"اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہما! میرے نزدیک وہ فقیر نہیں

جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ وہ فقیر ہے جسے

ہر چیز میں امر حاصل ہو جب وہ کسی چیز کے

بارہ کہے "ہو جا" تو وہ ہو جائے"

اور مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! جنت میں میرے ظہور کے ہوتے ہوئے
کوئی الفت اور نعمت (حسب سابق) نہ ہے گی اور
جہنم میں ان سے میرے خطاب کے ہوتے ہوئے
دعوت و جلن (حسب سابق) نہ ہے گی“
اور فرمایا (کہ میں دوزخیوں کے کہوں گا)
”تم اس (دوزخ) میں ذلیل بنے رہو اور مجھ سے کوئی بات نہ کرو“

جس نے نہیں چکھا اس نے نہیں پہچانا

وَقَالَ لِحَبِيبِ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ لَا أُلْفَةَ وَلَا نِقَمَةَ
فِي الْجَنَّةِ بَعْدَ ظَهْوَرِي فِيهَا وَلَا
وَحْشَةً وَلَا حُرْقَةَ فِي النَّارِ
بَعْدَ خَطَايِي لَهَا

وَقَالَ

أَخْسُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ

مَنْ لَمْ يَدُقْ لَمْ يَعْرِفْ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ أَنَا أَكْرَمُ مِنْ كُلِّ كَرِيمٍ
وَأَنَا أَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ

وَقَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ نَمَّ عِنْدِي لَا كُنُومَةَ الْعَوَامِ

تَرَانِي

فَقُلْتُ

يَا رَبِّ كَيْفَ أَنَا عِنْدَكَ

قَالَ

بِحُمُودِ الْجَسْمِ عَنِ اللَّذَاتِ وَحُمُودِ

النَّفْسِ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَحُمُودِ الرُّوحِ

عَنِ اللَّحْظَاتِ وَفَنَاءِ ذَاتِكَ فِي الذَّاتِ

”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ! میں ہر کریم سے بڑھ کر اکرم ہوں

اور ہر رحیم سے زیادہ ارحم ہوں“

اور مجھے فرمایا

”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ! تو میرے پاس سو جا۔ عوام کی نیند کی

طرح نہیں تو تو مجھے دیکھے گا“

پھر میں نے کہا

”اے رب! میرے تیرے پاس کیسے سو جاؤں؟“

فرمایا

”جسم کو لذات سے دور کر کے اور نفس کو

شہوات سے دور کر کے، روح کو لحظات سے دور کر کے

اور اپنی ذات کو میری ذات میں فنا کر کے“

قَالَ لِب
يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ!

قُلْتُ
لَبَّيْكَ يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

فَقَالَ
قُلْ يَا رَبَّ الْكَرِيمِ أَوِ الرَّحِيمِ
يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ وَسَلِّحْ لِأَصْحَابِكَ وَأَجْبَالِكَ
مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ صُحْبَتِي فَقَلْبُهُ بِالْفَقْرِ ثُمَّ فَقِرَ الْفَقِيرُ
ثُمَّ فَقِرَ عَنِ الْفَقْرِ فَإِذَا أَنْتَ فَقِرْهُمْ
فَلَا هُمْ إِلَّا أَنْتَا

وَقَالَ لِب
يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ طُوبَى لَكَ إِنْ كُنْتَ رَوْفًا
عَلَى بَرِّيَّتِي ثُمَّ طُوبَى لَكَ إِنْ كُنْتَ عَفُورًا
لِبَرِّيَّتِي

پھر مجھے فرمایا
”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ!“
میں نے کہا

”محاضر ہوں اے رب العرش العظیم“

پھر فرمایا

”کہو! اے رب کریم و رحیم رضی اللہ عنہ!“

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! اپنے اصحاب و اجاب سے کہ دو کہ
تم سے جو کوئی میری صحبت چاہے تو فقر اختیار کرے پھر فقر الفقیر
اختیار کرے پھر فقر الفقیر سے فقر اختیار کرے جب
اُن کا فقر پورا ہو جائے تو وہ نہیں رہتے بجز میرے“

اور مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! تیرے لیے طوبیٰ ہے اگر تو
میری مخلوق پر شفقت کرے اور پھر تیرے لیے طوبیٰ ہے
اگر تو میری مخلوق کو مداف کیے“

قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ جَعَلْتُ فِي النَّفْسِ طَرِيقَ
الزَّاهِدِينَ وَجَعَلْتُ فِي الْقَلْبِ طَرِيقَ الْمَأْمُونِ
وَجَعَلْتُ فِي الرُّوحِ طَرِيقَ الْوَاقِفِينَ وَ
جَعَلْتُ النَّفْسَ مَحَلَّ الْأَحْرَارِ
قُلُوبَ الْأَحْرَارِ قُبُورَ الْأَسْرَارِ

قَالَ لِي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَلَكَ لِأَصْحَابِكَ اِعْتَمَنُوا
رَعْوَةَ الْفُقَرَاءِ فَإِنَّهُمْ عِنْدِي وَأَنَا
عِنْدَهُمْ

مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم ﷺ! میں نے نفس کے زاویوں
کے لیے راستہ بنایا ہے اور دل کے اندر عارفین کے لیے
راہ بنائی ہے اور روح کے اندر واقفین کے لیے راستہ
بنایا ہے اور میں نے اپنے آپ کو ”احرار“ کا مقام بنایا ہے“
”احرار کے دل اسرار کا مدفن ہیں“

مجھے فرمایا

”اے غوث الاعظم ﷺ! اپنے دوستوں سے کہہ دیجئے
کہ فقیروں کی دعا کو غنیمت جانو کیونکہ وہ میرے
نزدیک ہیں اور میں ان کے نزدیک ہوں“

مجھے فرمایا
 ”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! میں ہر فقیر کا ماوسیٰ (جائے پناہ) ہوں
 اس کے رہنے کی جگہ ہوں اور اس کا منظر ہوں
 اور ہر چیز میری طرف پلٹنے والی ہے“

مجھے فرمایا
 ”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! جنت اور اس کے اندر جو کچھ ہے
 اس کی طرف نظر نہ کر تو تو مجھے بلا واسطہ
 دیکھے گا اور اسی طرح دوزخ اور اس کے اندر جو کچھ ہے
 اس کی طرف نظر نہ کر تو تو مجھے بلا واسطہ دیکھے گا“

قَالَ لِي
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ أَنَا مَا أُوِي كُلِّ فَقِيرٍ
 وَمَنْكَنُهُ وَمَنْظَرُهُ وَإِلَى الْمَصِيرِ

قَالَ لِي
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ لَا تَنْظُرْ إِلَى الْجَنَّةِ
 وَمَا فِيهَا تَرَانِي بِلَا وَاسِطَةٍ وَلَا
 تَنْظُرْ إِلَى النَّارِ وَمَا فِيهَا تَرَانِي
 بِلَا وَاسِطَةٍ

مجھے فرمایا
 ”اے غوث الاعظمؒ! اہل جنت
 جنت سے مشغول ہیں“

”اور اہل دوزخ دوزخ سے مشغول ہیں
 پس تو مجھ سے مشغول رہ“

مجھے فرمایا
 ”اے غوث الاعظمؒ! اہل جنت سے میرے
 ایسے بندے ہیں جو کہ جنت سے پناہ مانگتے ہیں
 جس طرح دوزخی دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں“

قَالَ لِي
 يَا غَوْثُ الْأَعْظَمُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
 مُشْتَغِلُونَ بِالْجَنَّةِ
 وَأَهْلُ النَّارِ مُشْغُولُونَ بِالنَّارِ
 فَكُنْ أَنْتَ مُشْغُولًا بِي

قَالَ لِي
 يَا غَوْثُ الْأَعْظَمُ إِنِّي عِبَادٌ أَمِنُ
 أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَعَوَّذُونَ مِنِّي مِنَ النَّعِيمِ
 كَأَهْلِ النَّارِ يَتَعَوَّذُونَ مِنِّي مِنَ الْمَحْزَمِ

قال لي

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ إِنَّ لِي عِبَادًا وَسُوءَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 لَا يَطَّلِعُ عَلَى أحوَالِهِمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَلَا
 أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا رِضْوَانٌ
 وَخَلْقَتُهُمْ لَا لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِلشُّوَابِ
 وَلَا لِلْعِقَابِ وَلَا لِلْعُورِ وَلَا لِلْقَصُورِ وَلَا
 لِلْعِلْمَانِ وَلَا لِلْوِلْدَانِ فَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِهِمْ
 وَإِنْ لَمْ يَعْرِفَهُمْ
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ أَنْتَ مِنْهُمْ وَعَلَا مَا تَهُمُّ
 فِي الدُّنْيَا أَبْحَامُهُمْ مُحْتَرِقَةٌ مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ
 وَالشَّرَابِ وَنُفُوسُهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الشَّهَوَاتِ
 وَقُلُوبُهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَ
 أَرْوَاحُهُمْ عَنِ اللَّحْظَاتِ وَهُمْ أَصْحَابُ
 الْبُقَعَاءِ الْمُحْتَرِقُونَ بِنُورِ اللَّعْنَاءِ

فرمایا

”اے غوثِ الاعظم! انبیاء اور مرسلین کے علاوہ میرے (بعض) ایسے
 بندے ہیں کہ ان کے احوال سے کوئی واقف نہیں (خواہ) اہل دنیا ہو
 یا اہل آخرت، اہل جنت ہو یا اہل دوزخ مالک ہو یا رضوان
 اور انھیں نہ تو جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور نہ دوزخ کے لیے
 نہ ثواب کے لیے اور نہ عذاب کے لیے نہ (ہی) حور و قصور
 اور علمان کے لیے پیدا کیا ہے۔ پس ان کے لیے خوشی ہے جو
 ان پر ایمان لائیں اگرچہ وہ انھیں نہ پہچانیں“
 ”اے غوثِ الاعظم! تم انھیں میں سے ہو۔ دنیا میں ان کی
 علامات یہ ہیں کہ اُن کے جسم کم کھانے اور کم پینے کی وجہ سے
 جلے ہوئے ہیں اور ان کے نفس شہوات سے جلے ہوئے ہیں
 اور ان کے دل خطرات سے جلے ہوئے ہیں۔ ان کی
 ارواح لحظات سے جلی ہوئی ہیں وہ اصحابِ بقا ہیں
 جو کہ دیدار کے نور میں جلے بھٹے ہیں“

يَا عَوْثَ الْأَعْظَمِ مَنْ شَقَلَ بِسَوَالِي
كَانَ صَاحِبَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا عَوْثَ الْأَعْظَمِ أَهْلُ الْقُرْبَةِ يَسْتَفِيضُونَ
عَنِ الْقُرْبِ كَأَهْلِ الْبُئْدِ يَسْتَفِيضُونَ
عَنِ الْبُئْدِ

يَا عَوْثَ الْأَعْظَمِ إِذَا جَاءَكَ الْعَطْشَانُ
فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ وَأَنْتَ صَاحِبُ الْمَاءِ الْبَارِدِ
وَلَيْسَ لَكَ حَاجَةٌ بِالْمَاءِ فَإِنَّ مَنَعْتَهُ فَأَنْتَ
أَجْلَلُ الْمُجْتَلَاءِ فَكَيْفَ أَمْنَعُهُمْ
رَحْمَتِي وَأَنَا أَشْهَدُتُ وَسَجَلْتُ عَلَى نَفْسِي
بِأَنِّي أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

اے غوث الاعظم! جو میرے سوا کسی اور سے مشغول ہو گا
وہ قیامت کے دن اپنے اس ساتھی کے ساتھ دوزخ میں ہو گا
”اے غوث الاعظم! اہل قرب قربت سے فریاد کرتے ہیں
جس طرح اہل بُئد بُئد سے فریاد
کرتے ہیں“

”اے غوث الاعظم! جب تمہارے پاس گرمی کی شدت میں پیاسے
لوگ آئیں اور تمہارے پاس ٹھنڈا پانی ہو اور تمہیں پانی کی
ضرورت بھی نہ ہو تو اگر پانی دینے سے انکار کرو
تو سب بخیلوں سے بڑھ کر بخیل ہو گے۔ لہذا
اُن کو میں اپنی رحمت سے کس طرح باز رکھوں جب کہ
اپنی نسبت ارحم الراحمین ہونے کی گواہی دی ہے“

”اے غوث الاعظمؒ؟ کوئی شخص گناہ کی وجہ مجھ سے
 دُور نہیں ہوتا اور نہ کوئی شخص بوجہ طاعت مجھ سے قریب ہوتا ہے
 ”اے غوث الاعظمؒ؟ مجھ سے اگر کوئی قسریب ہے تو وہ
 گناہگار ہے کیونکہ وہ عاجزی اور ندامت والا ہے“

”اے غوث الاعظمؒ؟“

عاجزی انوار کا سرچشمہ ہے اور کبتر، خود پسندی
 کفر، گناہ اور تاریکیوں کا منبع ہے“

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَا بَعْدَ عَنِّي أَحَدٌ بِالْمَعَاصِي
 إِلَيَّ وَمَا قَرِيبٌ أَحَدٌ بِالطَّلَعَاتِ
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ لَوْ قَرَّبَ مِنِّي أَحَدٌ لَكَانَ
 مِنْ أَهْلِ الْمَعَاصِي لِأَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْعِزِّ وَالسُّدَمِ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 الْعِزُّ مَنبَعُ الْأَنْوَارِ وَالْجُبُّ مَنبَعُ الْأَكْبَارِ
 وَالْأَوْزَارُ وَالظُّلُمَاتِ

”اے غوثِ الاعظمؒ!
گنہگار اپنے گناہ کے باعث محبوب ہیں
اور اطاعت گزار اپنی اطاعت میں محبوب ہیں
اور میرا ایک اور گروہ ہے جن کو نہ گناہ کا
ہے اور نہ اطاعت کا فکر“

يَا غَوْثُ الْأَعْظَمِ
أَهْلُ النَّاصِي مَحْبُوبُونَ بِالنَّاصِي
وَأَهْلُ الطَّاعَاتِ مَحْبُوبُونَ بِالطَّاعَاتِ
وَلِيَّ وَرَاءَهُمْ قَوْمٌ آخِرُونَ
لَيْسَ لَهُمْ عَمَّ بِالنَّاصِي وَلَا هُمْ
بِالطَّاعَاتِ

”اے غوث الاعظم! بشارت
گناہگاروں کو فضل اور مہربانی کی خوشخبری دو
اور خود پسندوں کو انصاف اور برکت کا طبع دو“

”اے غوث الاعظم! بشارت
میں گناہگار کے قریب ہوں جب وہ گنہ سے
فارغ ہوتا ہے (گناہ پر نادم ہوتا ہے)
میں طاعت گزار سے دور ہوں جبکہ وہ طاعت سے
فارغ ہو جاتا ہے (اس پر پکڑ کر رکھے)“

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
بَشِّرِ الْمَذْنُبِينَ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ
وَبَشِّرِ الْمُجْبِينَ بِالْعَلَلِ وَالنَّقِمِ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
أَمَا قَرِيبٌ إِلَى الْعَاصِي بَعْدَ مَا فَرَّغَ
مِنَ الْعَاصِي وَأَنَا بَعِيدٌ مِنَ الْمُطِيعِ
إِذَا فَرَّغَ عَنِ الطَّاعَاتِ

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ!“

اہل طاعت جنت کا ذکر کرتے ہیں
اور گناہگار رحمت والے کا ذکر کرتے ہیں“

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ!“

میں نے عوام کو پیدا کیا وہ انوارِ رب (کو برداشت کرنے)
کی طاقت نہ رکھتے تھے اس لیے میں نے اپنے اور ان کے
درمیان اندھیروں کا پردہ قائم کر دیا۔ میں نے خواص کو پیدا کیا
وہ میری قربت (برداشت کرنے) کی طاقت نہ رکھتے تھے اس لیے
میں نے اپنے اور ان کے درمیان انوار کا پردہ قائم کر دیا“

”اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ!“

اپنے دوستوں سے کہہ دو تم سے جو کوئی مجھ سے مل جانا
چاہے اسے چاہیے کہ میرے سوا ہر چیز سے

نکل جائے“

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
أَهْلُ الطَّاعَاتِ يَتَذَلَّلُونَ وَيَذَكُرُونَ لِلنَّبِيِّ
وَأَهْلُ الْمَعَاصِي يَتَذَلَّلُونَ وَيَذَكُرُونَ لِلرَّحِيمِ
يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ

خَلَقْتُ الْعَوَامَ فَلَمْ يُطِيقُوا نُورَ بَهَائِي فَجَعَلْتُ
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حِجَابَ الظُّلْمَةِ وَخَلَقْتُ الْخَوَاصَّ
فَلَمْ يُطِيقُوا مَجَاوِرَتِي فَجَعَلْتُ الْأَنْوَارَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حِجَاباً
يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ

قُلْ أَصْحَابُكَ مَنْ أَرَادَ مِنْهُمْ أَنْ يَصِلَ
إِلَيَّ فَعَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
سِوَايَ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 أُخْرِجْ عَنِ عَقَبَةِ الدُّنْيَا تَصِلُ بِالْآخِرَةِ
 وَأُخْرِجْ عَنِ عَقَبَةِ الْآخِرَةِ تَصِلُ إِلَيَّ
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 أُخْرِجْ عَنِ الْأَجْسَامِ وَالنُّفُوسِ ثُمَّ أَخْرِجْ
 عَنِ الْقُلُوبِ وَالْأَزْوَاجِ ثُمَّ أَخْرِجْ عَنِ
 الْحُكْمِ وَالْأَمْرِ تَصِلُ إِلَيَّ
 فَقُلْتُ
 يَا رَبِّ
 أَيُّ الصَّلَاةِ أَقْرَبُ إِلَيْكَ
 قَالَ
 فَالصَّلَاةُ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا سِوَايَ
 وَالْمُصَلِّيُ غَائِبٌ عَنْهَا

”اے غوثِ الاعظم! شہید“
 دنیا کی گھاٹی سے نکل آؤ تاکہ آخرت سے مل جاؤ
 اور آخرت کی گھاٹی سے نکل آؤ تاکہ مجھ سے مل جاؤ“
 ”اے غوثِ الاعظم! شہید“
 اجسام اور نفوس سے باہر نکل آؤ پھر قلوب اور
 ارواح سے باہر نکل آؤ پھر امر اور حکم سے بھی
 باہر نکل آؤ کہ مجھ سے مل لو“
 میں نے کہا
 ”اے رب! شہید“
 کون سی نماز تجھ سے قریب ہے؟
 فرمایا
 ”وہ نماز جس میں سوائے میرے اور کوئی نہ ہو
 اور نماز پڑھنے والا اس نماز سے غائب ہو“

پھر میں نے پوچھا
”کون سا روزہ تیرے نزدیک افضل ہے؟“

فرمایا

”وہ روزہ جس میں میرے سوا کوئی نہ ہو
اور روزہ دار بھی اس میں غائب ہو“

پھر میں نے پوچھا

”کون سا عمل تیرے نزدیک بہتر ہے؟“

فرمایا

”جس میں میرے سوا دونوں جنت کچھ نہ ہو اور

عمل کرنے والا اس سے غائب ہو“

پھر میں نے پوچھا

”تیرے نزدیک کونسی ہنسی بہتر ہے؟“

فرمایا

”ڑونے والوں کی اور توبہ کرنے والوں کی ہنسی“

ثُمَّ قُلْتُ

أَيُّ صَوْمٍ أَفْضَلُ عِنْدَكَ

قَالَ

الصَّوْمُ الَّذِي لَيْسَ فِيهَا سِوَايَ

وَالصَّائِمُ غَائِبٌ عَنْهُ

ثُمَّ قُلْتُ

أَيُّ عَمَلٍ أَفْضَلُ عِنْدَكَ

قَالَ

مَا لَيْسَ فِيهِ سِوَايَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

وَصَاحِبُهُ غَائِبٌ عَنْهُ

ثُمَّ قُلْتُ

أَيُّ ضَحْكَ أَفْضَلُ عِنْدَكَ

قَالَ

ضَحْكَ الْبَكَائِينَ النَّائِبِينَ

ثُمَّ قُلْتُ
أَيُّ الْبُكَاءِ أَفْضَلُ عِنْدَكَ

قَالَ

بُكَاءُ الصَّاحِبِ

ثُمَّ قُلْتُ

أَيُّ تَوْبَةٍ أَفْضَلُ عِنْدَكَ

قَالَ

تَوْبَةُ الْعَصُومِينَ

ثُمَّ قُلْتُ

أَيُّ عِصْمَةٍ أَفْضَلُ عِنْدَكَ

قَالَ

عِصْمَةُ التَّائِبِينَ

ثُمَّ قَالَ لِي

يَا عَوْتُ الْأَعْظَمِ لَيْسَ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ

عِنْدِي سَبِيلٌ إِلَّا بَدَأَ نَكَارَهُ لِأَنَّهُ

لَوْ لَمْ يَتْرُكِ الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَهُ

لَصَارَ شَيْطَانًا

پھر میں نے کہا

”تیرے نزدیک کون سا رونا افضل ہے؟“

فرمایا

”ہنسنے والوں کا رونا“

پھر میں نے کہا

”تیرے نزدیک کون سی توبہ افضل ہے؟“

فرمایا

”بے گناہ بندوں کی توبہ“

پھر میں نے کہا

”تیرے نزدیک کون سی عیصمت (بے گناہی) افضل ہے؟“

فرمایا

”توبہ کرنے والوں کی بے گناہی“

پھر مجھے فرمایا

”اے عَوْتُ الْأَعْظَمِ! صاحبِ علم کے لیے میری طرف

اس کے علم سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ مگر جب کہ

وہ اس سے انکار کرے کیونکہ جب تک وہ اس علم کو ترک نہ کرے

جو اس کے پاس ہے، شیطان بن جاتا ہے“

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
 ”میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر میں نے سوال کیا
 اے رب! عشق کے کیا معنی ہیں؟“

فرمایا
 ”اے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ! عشق میرے لیے کہ عشق مجھ سے کہ
 اور میں خود عشق ہوں اور اپنے دل کو، اپنی حرکات کو
 میرے ماسوا سے خارج کرنے
 ”اے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ!“

جب تم نے ظاہری عشق کو جان لیا پس تم پر
 لازم ہو گیا کہ عشق سے فنا حاصل کرو کیونکہ
 عشق، عاشق اور معشوق کے درمیان پردہ ہے
 پس تم پر لازم ہے کہ غیر سے فنا ہو جاؤ کیونکہ
 ہر غیر، عاشق اور معشوق کے درمیان پردہ ہے“

قَالَ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ
 رَأَيْتُ الرَّبَّ تَعَالَى فَأَلْتُ
 يَا رَبِّ مَا مَعْنَى الْعِشْقِ
 قَالَ

يَا غَوْثُ الْأَعْظَمُ اعْشُقْ لِي اعْشُقْ لِي
 وَالْعِشْقُ أَنْ تَوَضَّعَ قَلْبُكَ وَ
 تَقْلُبَكَ عَنْ سِوَايَ
 يَا غَوْثُ الْأَعْظَمُ

إِذَا عَرَفْتَ ظَاهِرَ الْعِشْقِ فَعَلَيْكَ بِالْفَنَاءِ
 عَنِ الْعِشْقِ لِأَنَّ الْعِشْقَ حِجَابٌ بَيْنَ الْعَاشِقِ
 وَالْمَعْشُوقِ فَعَلَيْكَ بِالْفَنَاءِ عَنِ الْغَيْرِ لِأَنَّ الْغَيْرَ حِجَابٌ
 بَيْنَ الْعَاشِقِ وَالْمَعْشُوقِ

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 إِذَا أَرَدْتَ التَّوْبَةَ فَعَلَيْكَ بِإِخْرَاجِ هَمِّ الذَّنْبِ
 عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِإِخْرَاجِ خَطَرَاتِهِ عَنِ الْقَلْبِ
 تَصِلُ إِلَيَّ وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِينَ
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ

إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْخُلَ حَرَمِي فَلَا
 تَلْتَقِ بِالْمَلِكِ وَلَا بِالْمَلَكُوتِ وَلَا بِالْجَبْرُوتِ
 لِأَنَّ الْمَلِكَ شَيْطَانُ الْعَالِمِ وَالْمَلَكُوتِ
 شَيْطَانُ الْعَارِفِ وَالْجَبْرُوتِ شَيْطَانُ الْوَاقِفِ
 فَمَنْ رَضِيَ بِوَلَدٍ مِنْهَا فَهُوَ عِنْدِي مِنَ
 الْمَطْرُودِينَ

”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ!“

جب تُو نے توبہ کا ارادہ کر لیا تو نفس کے وساوس گناہ سے
 باہر نکل آؤ پھر دل کے خطرات سے باہر نکل آؤ،
 مجھ سے مل جاؤ وگرنہ تم دل لگی کرنے والوں سے ہو جاؤ گے“
 ”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ!“

جب تم نے میرے حرم میں داخل ہو جانے کا ارادہ کیا تو
 ملک، ملکوت اور جبروت کسی کی طرف توجہ نہ کرو کیونکہ
 ملک، عالم کا شیطان ہے، ملکوت عارف کا شیطان ہے
 اور جبروت واقف کا شیطان ہے۔ جس نے ان میں سے
 کسی سے رضا و رغبت کی وہ میرے نزدیک مردوں میں
 سے ہے“

قال لي

يَا عَوْتَ الْأَعْظَمِ الْجَاهِدَةَ بِحَرَمِ الْمُشَاهِدَةِ
وَجِيَانَهُ الْوَاقِفُونَ وَمَنْ أَرَادَ الدَّخُولَ فِي
بَحْرِ الْمُشَاهِدَةِ فَعَلَيْهِ بِاخْتِيَارِ الْجَاهِدَةِ لِأَنَّ
الْجَاهِدَةَ يَذُرُ الْمُشَاهِدَةَ

يَا عَوْتَ الْأَعْظَمِ

مِنْ اخْتِيَارِ الْجَاهِدَةَ فَلَهُ مُشَاهِدَتِي إِنْ شَاءَ أَوْ أَبِي

يَا عَوْتَ الْأَعْظَمِ

مَنْ حَرَّمَ عَنِّي مُجَاهِدَتِي فَلَا سَبِيلَ إِلَيَّ مُشَاهِدَتِي

يَا عَوْتَ الْأَعْظَمِ

لَا يُدْبِرُ طَائِبِينَ مِنَ الْجَاهِدَةِ كَمَا لَا تَدْلَهُمْ

مَنِي

مجھے فرمایا

”اے عوٹِ الاعظم! مجاہدہ، مشاہدہ کے سمندر میں سے ایک
سمندر ہے۔ اس میں واقف بسر کرتے ہیں۔ جو شخص مشاہدہ
کے سمندر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ اس پر لازم ہے کہ
مجاہدہ اختیار کرے۔ کیونکہ مجاہدہ ہی مشاہدہ کا تختہ ہے“

”اے عوٹِ الاعظم!

جو میرے لیے مجاہدہ اختیار کرے اُسے میرا مشاہدہ (ویلا) ہو جاتا ہے وہ اس کو پسند کرے یا نہ کرے“

”اے عوٹِ الاعظم!

جو میرے مجاہدہ سے محروم ہے اس کو میرے مشاہدہ کا راستہ نہیں ملتا“

”اے عوٹِ الاعظم!

طالبن کے لیے مجاہدہ ایسا ضروری اور ناگزیر ہے

جیسا کہ ان کے لیے نہیں ضروری اور ناگزیر ہوتا

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ

أَفْضَلُ الْعِبَادِ وَأَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى الْعَبْدِ الَّذِي كَانَ لَهُ الْوَالِدُ
وَالْوَالِدُ وَقَلْبُهُ فَارِعٌ عَنْهُمَا فَلَوْ مَاتَ لَهُ
الْوَالِدُ فَلَيْسَ لَهُ الْحَزَنُ بِمَوْتِ الْوَالِدِ
وَلَوْ مَاتَ الْوَالِدُ فَلَا يَكُونُ لَهُ الْهَمُّ بِمَوْتِ الْوَالِدِ
فَإِذَا بَلَغَ الْعَبْدُ هَذِهِ الْمَرْتَبَةَ
وَالنَّزْلَةَ فَهُوَ عِنْدِي بِإِلَاءِ
وَالِدٍ وَلَا وَلَدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفْرًا أَحَدٌ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْرًا أَحَدٌ

اے غوثِ الاعظم!

میرے نزدیک افضل العباد اور محبت کرنے والا وہ بندہ ہے
جس کا والد بھی ہو اور لولہ بھی ہو اور اس کا دل (اللہ کی
محبت میں اس قدر مستغرق ہو کہ وہ) ان دونوں کی محبت سے
خالی ہو اگر اس کا والد مر جائے تو اس کے والد کی موت کا
غم نہ ہو اور اگر اس کی اولاد مر جائے تو اس کو اولاد
کی موت کا غم نہ ہو۔ جب کوئی بندہ اس مرتبہ اور منزل پہنچے
تو وہ میرے پاس بلا والد اور بلا اولاد کے ہوگا
جس کا کوئی مشرتبہ دار نہیں
اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 مَنْ لَمْ يَذُقْ فَنَاءَ الْوَالِدِ الْمُجْتَمِي وَفَنَاءَ الْوَالِدِ
 بِمَوَدَّتِي لَمْ يَجِدْ لَذَّةَ الْوَحْدَانِيَّةِ وَالْفَرْدَانِيَّةِ
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيَّ فِي حَجَلٍ فَاحْتَدِرْ
 قَلْبًا حَزِينًا فَارْعَا عَنِّي مَا سِوَايَ

فَقَلْتُ
 وَمَا عِلْمُ الْعِلْمِ
 كَالْبَلِ
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 عِلْمُ الْعِلْمِ مَوْجِبٌ لِحُجْرَةِ الْجَهْلِ عَنِ الْعِلْمِ

”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ!
 جس نے میری محبت میں والد کے فنا ہونے کا مزہ نہ چکھا اور میری مروت میں
 اولاد کے فنا ہونے کا لطف نہ پایا وہ وحدانیت اور فردانیت کی لذت نہیں پاسکتا“
 ”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ!
 جب مجھے کسی مقام میں دیکھنے کا ارادہ کرو تو ایسا
 دلِ اختیار کرو جو درد مند ہو میرے سوا سے خارج ہو“

پس میں نے پوچھا
 ”علم کا علم کیا ہے؟“
 مجھے فرمایا
 ”اے غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ!
 ”علمِ علم اس علم سے ناواقف ہو جاتا ہے“

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 طُوبَى لِبَيْدِ مَالٍ قَلْبُهُ إِلَى الْجَاهِدَاتِ وَ
 وَيْلٌ لِبَيْدِ مَالٍ قَلْبُهُ إِلَى الشَّهَوَاتِ
 قَالَ النَّوْثُ الْأَعْظَمِ
 رَأَيْتُ الرَّبَّ ثُمَّ سَأَلْتُ
 عَنِ الْمِعْرَاجِ
 قَالَ بَلَى
 يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 الْمِعْرَاجُ هُوَ الْمَرْوَجُ عَنْ كَلِّ شَيْءٍ
 سِوَاتِهِ وَكَأَنَّ الْمِعْرَاجَ مَا زَاغَ الْبَصَرُ
 وَمَا طَفَى

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَفَى

يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ
 لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ عِنْدِي مِعْرَاجٌ
 وَهُوَ الْحَزْمُ عَنِ الصَّلَاةِ

”اے غوثِ الاعظمؑ“

اس بندہ کے لیے خوشی ہے جس کا دل مجاہدہ کی طرف
 مائل ہو۔ اور اس بندہ کے لیے افسوس ہے جس کا دل
 شہوات کی طرف مائل ہو گیا۔

غوثِ الاعظمؑ نے فرمایا

میں نے رب تعالیٰ کو دیکھا تو معراج کے متعلق پوچھا

مجھے فرمایا

”اے غوثِ الاعظمؑ“

معراج میرے سوا ہر چیز سے بلند و ارفع ہو جاتا ہے

اور معراج کا کمال

ما زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَفَى ہے

”نہ آنکھ جھپکی اور نہ حسد سے بڑھی“

”اے غوثِ الاعظمؑ“

اس کی نماز ہی نہیں ہوتی جس کا میرے

نزدیک معراج نہ ہو اور وہ نماز بے عروم ہے“

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَأَكْرَمُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 أَوْلَىٰ وَأَخْرَأُ وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سلامتی ہو اس پر جس نے اتباع کی ہدایت کی
 اللہ تعالیٰ زیادہ جلنے والا اور زیادہ
 عظمت والا ہے اور اول آخر، ظاہر باطن
 سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے
 اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اور آپ کی تمام آل اور اصحاب پر نازل ہے
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْمَسْكِينِ